







## جنگ فامۂ عالم علی خان

مصنفہ

غضنفر حسین مرحوم

( جس میں نواب آصف جاہ نظام الملک مرحوم اور عالم علی خان  
صوبہ دار دکن کی جنگ کا حال نظم کیا گیا ہے )

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب، بی۔ اے آنریری سکریٹری

انجمن ترقی اردو و ادیب اردو

—(۵)\*—

سن ۱۹۳۲ ع

—§§—

بہ اہتمام معبد صدیق حسن انجمن ترقی اردو  
اورنگ آباد دکن کے مطبع میں چھپ کر شائع ہوا

۵۰۰ جلد

قیمت

قیمت فی جلد اور سب جلد ۶ آنے

## قواعد و ضوابط

### انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

- (۱) سرپوسٹ وہ ہوں گے جو پانچ ہزار روپے ایک مشٹ یا پانسو روپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں۔  
(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلا قیمت اعلیٰ قسم کی جلد کے ساتھ پیش کی جائیں گی)
- (۲) معارف وہ ہوں گے جو ایک ہزار روپے ایک مشٹ یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں گے۔ (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)
- (۳) دکنی مداسی وہ ہوں گے جو دھائی سو روپے تک ایک مشٹ عطا فرمائیں گے۔  
(ان کو تمام مطبوعات انجمن سجدہ نصف قیمت پر دی جائیں گی)
- (۴) دکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار ہوں گے جو اس بات کی اجازت دیں گے کہ مطبوعات انجمن کی طبع ہونے ہی بنیہر درہالت کئے بذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بھیج دی جائیں۔ (ان صاحبوں کو تمام مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کر کے دی جائیں گی)
- (۵) انجمن کی شاخیں یعنی اردو کتب خانے وہ ہیں جو انجمن کو ایک مشٹ سوا سو روپے یا بارہ روپے سالانہ دیں (انجمن ان کو اپنی مطبوعات نصف قیمت پر دے گی)

## جنگ نامہ سید عالم علی خان

فرخ سہر کے عہد سے لیکر محمد شاہ بادشاہ کے کچھہ زمانے تک سید عبداللہ خان (قصاب الملک) اور سید حسین علی خان (امیر الاموا) صادرات بارہ سلطنت کے مالک و مختار تھے۔ یہ بادشاہ کرتے اور بادشاہ ان کے ہاتھ میں کٹ پتلی تھے۔ نواب نظام الملک (آصف جاہ) سے ان کی ان بن ہو گئی تھی۔ اس لئے دربار شاہی سے دور رکھنے کے لئے دفعہ الدرجات کے عہد میں ان کو صوبہ داریہ سالوہ پر مامور کیا گیا۔ نظام الملک بہادر نے انکار میں مصلحت نہ دیکھی اور بادل ناخواستہ تعمیل حکم کی اور وہاں کے نظم و نسق میں مصروف رہ کر اس خطے کو مفسدوں سے پاک کیا۔ چونکہ صادرات کو نظام الملک بہادر کے ہوتے ہوئے اقتدار اور کثرت فوج کی وجہ سے اندیشہ ہو گیا تھا، حسین علی خان نے نظام الملک کو لکھا کہ دکن کے صوبوں کے انتظام کے لئے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم صوبہ سالوہ میں رہیں آپ اپنے لئے

اکبر آباد، الہ آباد، ملتان، بڑھانپور کے صوبوں  
 میں سے کوئی ایک صوبہ اقتضاب کر لیں۔  
 نظام الملک اس سے بہت مکدر ہوئے اور اس  
 کا جواب کسی قدر درشتی کے ساتھ دیا۔  
 امیر الامرا اور قطب الملک نے نظام الملک کے  
 وکیل کو خلوت میں بلا کر سخت سست کہا۔  
 جب اس کی خبر نظام الملک کو پہنچی تو  
 وہ اسدۃ پیکار ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ اس میں  
 محکمہ اسن خاں کے توسط سے شاہی اشارہ  
 بھی تھا۔ غرض انہوں نے اپنے رفقا کو ساتھ  
 لیکر دکن کی جانب کوچ کیا اور نربدا کو  
 ہبور کیا۔ (وسط جمادی الآخر سنہ ۱۱۳۲ھ  
 مطابق مئی سنہ ۱۷۱۰ع)۔ جب امیر الامرا  
 کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے دلاور علی خاں  
 بخشی، راجہ بھم سنگھ اور راجہ گنج سنگھ  
 (سلعدار) کو نظام الملک کے تعاقب کے لئے  
 بھیجا۔ نظام الملک کا ستارہ عروج پر تھا  
 قلعہ اسیر اور قلعہ بڑھانپور بغیر جنگ و جدال  
 کے ہاتھ آئے اور انور خاں صوبیدار بڑھانپور اور  
 عوض خاں صوبیدار بوار اور زنبھا سردار مرہٹہ  
 اور بہت سے زمیندار اور پٹھان اُن کے شریک  
 حال ہو گئے۔ جب دلاور علی خاں کا لشکر کوچ  
 کرتا ہوا بڑھانپور سے جانب مشرق چودہ کوس  
 پر پہنچا تو نظام الملک نے اپنا لشکر اس کے  
 مقابلے کے لئے غواٹ خاں کی سرکردگی میں  
 روانہ کیا۔ لڑائی میں دلاور علی خاں اور اس

کے دونوں راجہ رفیق مارے گئے (۱۹ جون سنہ ۱۷۲۰ ع) -

سید عالم خاں بارہ جس کی عمر بھس سال کی تھی (دیکھو شعر ۴۶) فرخ سہر کے وزیر سید عبداللہ قطب الملک کا بھتیھا اور متبذی تھا۔ وہ اپنے دوسرے چچا سید حسن علی خاں کے دہلی چلے جانے پر (دسمبر سنہ ۱۷۱۸ ع) دکن کے چھ صوبوں کا صوبدار یا نائب صوبدار مقرر کیا گیا تھا (شعر ۳۶)۔ اسے نظام الملک کے مقابلے کے لئے احکام پہنچے تو وہ فرج لے کر فردا پور میں جو اورنگ آباد سے ۶۰ میل کے فاصلے پر برہانپور اور اورنگ آباد کے درمیان واقع ہے، خیمہ زن ہوا۔ نظام الملک برہانپور سے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے۔ جب نظام الملک کے لشکر نے دریائے پورنا سے عبور کیا (۲۰ جولائی سنہ ۱۷۲۰ ع) تو عالم علی خاں ۵ شوال سنہ ۱۱۳۲ھ کو مع اپنے رفقا متہور خاں (دیکھو شعر ۳۱۶) غالب خاں (شعر ۲۵۳) ۳۰۵ (عمر خاں (شعر ۱۶۸، ۲۶۳، ۳۷۳) میٹھ خاں (شعر ۱۶۸، ۲۵۳، ۴۵۷) مصمدی بھگ (شعر ۱۶۸، ۲۵۳) امین خاں (۱۲۵، ۲۵۶، ۲۵۹) فیاث الدین خاں، خواجہ رحمت اللہ، فردی خاں وغیرہ اور سرداران دکن و سرہتہ مقابلے کے لئے آگے بڑھا۔ نظام الملک نے مرحمت خاں کو اپنے فرزند غازی الدین خاں کی معیت میں ہراول کیا اور عبدالرحیم خاں



وہایت خاں ، فیات خاں ، اختصاص خاں وغیرہ  
کو مہملہ و میسورہ پر مقرر کر کے خود مع عوض خاں  
قول لشکر میں متمکن ہوئے ۔

عالم علی خاں بڑی مردانگی اور شجاعت سے  
لڑا اور اگرچہ اس کا سارا بدن زخموں سے چور تھا  
مگر اُس کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا تھا ۔ آخر اسی  
طرح لڑتے لڑتے بہ بہادر فوجوں اس دنیا سے  
کوچ کر گیا ۔

اس کے بعد سہدوں کے خاندان نے دولت آباد  
میں پناہ لی ( دیکھو شعر ۴۰۱ ) خافی خاں کی  
تاریخ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے ۔

مجھے اس جنگ نامے کے تین نسخے دستیاب  
ہوئے ۔ ایک نسخہ مہرا ذاتی ہے اسے ( ا ) سے  
تعبیر کیا گیا ہے ۔ دوسرا نسخہ مجھے مولوی  
عبدالعزیز صاحب وکیل کلکتہ نے ملایات فرمایا  
جو ( ب ) سے موسوم ہے ۔ اور تیسرا وہ نسخہ ہے جو  
مسٹر ولیم آرون ( William Irvine ) نے مہاراجہ  
بنارس کے کتب خانہ سے حاصل کیا اور رسالہ  
انٹین اہلنتی کھوری ( Indian Antiquary ) بابت  
ماہ جنوری و مارچ سنہ ۱۹۰۳ ع میں مع انگریزی  
ترجمے کے شائع کیا ۔ یہ نسخہ ( ج ) ہے ۔

مسٹر آرون کا نسخہ اول و آخر سے فاقص ہے ۔  
عبدالعزیز صاحب کے نسخے میں شروع کے  
کچھ اشعار فائب ہیں ۔ مہرا نسخہ مکمل ہے  
اور اس کی ترتیب اور تحریر دوسرے نسخوں سے  
بہتر ہے ۔ اس لئے میں نے اس نسخے کو بنیاد

قرار دیا ہے۔ البتہ دو ایک جگہ ایک ایک  
 مصرع غائب ہے اور بعض مقامات پر کوئی  
 کوئی لفظ رہ گیا ہے۔ کہیں کہیں مصرع پورا  
 کرنے کے لئے قیاس سے جو لفظ بڑھا دئے ہیں  
 انہیں قوسین میں لکھ دیا ہے۔ دوسرے نسخوں  
 سے مقابلہ کر کے اختلاف فسخ بھی ظاہر کر دیا  
 ہے۔ تینوں نسخوں میں اشعار کی کمی بیشی  
 بھی پائی جاتی ہے۔ جو اشعار نسخہ (۱)  
 میں نہیں اور دوسرے نسخوں سے اضافہ کئے گئے  
 ہیں ان پر علامت X لگا دی گئی ہے اور جن اشعار  
 پر یہ X نشان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دوسرے  
 نسخوں میں نہیں ہیں۔

مسٹر راہم آرون نے اس کا مصنف ”سودشت“  
 بتایا ہے۔ انہیں اپنے نسخے کے ایک شعر سے  
 دھوکا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو شعر ۴۱۴ ان کے نسخے  
 میں اس شعر کا دوسرا مصرع یوں ہے —  
 سودشتا یہ کہا کہا ستم ہاے ہاے  
 ”سودشتا“ الف ندانہ اور ”سودشت“ تخلص  
 قرار دیا ہے۔

یہ صحیح نہیں ہے یہ لفظ ”دستا“ ہو گا کاتب  
 نے غلط لکھ دیا۔

دوسرے نسخوں میں یہ مصرع اس طرح ہے —  
 سو ایسا ستم پو ستم ہاے ہاے  
 یا یہ مصرع ہے کہ ایسا کو کاتب دستا لکھ  
 ۱۵۔ کاتبوں سے یہ بعید نہیں۔ اب انہوں نے  
 فکر ہوئی کہ اس نظام میں فارسی عربی

کے لفظ بکثرت ہیں یہ ضرور کسی مسلمان کی لکھی ہوئی ہے اور ”سردشت“ ہندی لفظ ہے تو انہوں نے یہ تاویل کی کہ اکثر مسلمان مصنف جب کوئی چیز ہندی میں لکھتے تھے تو اس میں تخلص بھی ہندی رکھتے تھے۔

آرون صاحب کے منشی نے مصنف کو پنجابی بتایا ہے مگر خود وہ اسے بالائی دراب کا خیال کرتے ہیں جہاں کے سادات بارہ دہلے والے تھے۔ لیکن اندرونی شہادت پر غور کرنے کے بعد انہوں نے یہ قیاس قائم کیا کہ مصنف دکنی ہے اور چونکہ وہی اس زمانے میں زندہ تھا اور ۱۱۳۲ھ میں دہلی میں تھا اور یہ واقعات بھی اسی سنہ میں واقع ہوئے اس لئے غالباً اس کا مصنف ولی ہے۔

مسٹر آرون کا یہ قیاس بالکل صحیح ہے کہ مصنف دکنی ہے، زبان صاف بتاتی ہے۔ لیکن مصنف کے متعلق ان کا قیاس غلط ہے۔ اس میں وہ مجبور تھے وہ اپنے نسخے کو کامل سمجھے ہوئے تھے، حالانکہ آخر سے کئی شعر غائب تھے۔ مصنف نے خود آخر میں اپنا نام بتادیا ہے۔ اگر یہ شعر ان کے نسخے میں ہوتا تو انہیں یہ الجھن نہ ہوتی۔

یہ نظام تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں جو نام اور سلیں آئے ہیں وہ تاریخ کے دو سے بالکل صحیح ہیں۔ مصنف کو عالم علی خاں سے ہمدردی معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ حتیٰ

بھانپ ہے ۔ اس سن میں جس دلہری  
 اور جھوٹ سے لو کر اس نے جان دی ہے وہ بے شبہ  
 قابل تعریف ہے ۔ یہاں تک کہ نظام الملک کے  
 طرہ دار سوزخوں نے بھی اس کی بہادری کی  
 تعریف کی ہے ۔ نظم سادہ ہے اور گہوں نصلع  
 اور تکلف سے کام نہیں لیا ۔ بعضے اشعار موثر بھی  
 ہیں خصوصاً جب عالم علی خاں ماں سے مہمان  
 جنگ میں جانے کی اجازت مانگتے ہیں اور  
 رخصت ہوتے ہیں یا جب عالم علی خاں کے مرنے  
 کی خبر آتی ہے اور ماں اس کا ماتم کرتی ہے —  
 عبدالعقی

## یافتاح بخشندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- (۱) اول حمد واجب ہے کر تار کا  
دو عالم کے وارث خریدار کا  
(۲) قضا اور قدر جس کے ہے ہاتھ میں  
نہیں شک شبہ کچھ کمی بات میں  
(۳) حکم مات اوس نے ہے حاکم ہے وہ  
سگل عیش و عشرت کا عالم ہے وہ  
(۴) فرنگین فرا دھار سبھان ہے  
خداوند برحق مہر بان ہے  
(۵) ہے خاوند قدرت کا قادر ہے وہ  
نہیں دور ہر حال حاضر ہے وہ  
(۶) کہ دیدے سرو پایے جلوہ سپہر  
دیوے راج سر پر رکھے تاج سر  
(۷) اچھے کس کوں حافظ رکھے برقرار  
خطا بخش مہر بان پروردگار  
(۸) خرابی من جس کے اشارہ کرے  
اُسے ایک پل میں اوارہ کرے  
(۹) کرے لطف کی جس کے ادھر نظر  
دیوے راج سر پر پہراوے چہتر  
(۱۰) کرے مالک سب اس کی تسخیر میں  
گنہگارے حکمت کی زنجیر میں  
(۱۱) رکھے عہد درات کا روش چراغ  
کرے دل کوں ہرغم سوں اوس کے رخ

شروع کے بیس شعر  
نسخہ (ب) سے  
لئے گئے ہیں نسخہ  
(۱) میں یہ موجود  
نہیں نسخہ (ج)  
میں یہی ابتدائی  
حصہ غائب ہے  
اور ۴۴ ویں شعر  
سے شروع ہوتا ہے

- (۱۲) رکھے رنگ قدرت کا انسان میں  
مکرم کیا اس کو جس شان میں  
(۱۳) جو کچھ کھیل کھیلے سزاوار ہے  
مزا حم فکوی اس کا اظہار ہے  
(۱۴) کیا کن کے کہنے میں سارا ظہور  
کفر ہو ر اسلام ظلہات نور  
(۱۵) جو واقف ہے وحدت کے میدان کا  
ہے غالب دو عالم کے میدان کا  
(۱۶) لیجانے لگے جس بے ایمان کو  
مسلط کرے نفس شیطان کو  
(۱۷) رکھے قابد اوس کو گمراہ کر  
سعادت کے راہاں سوں بیراہ کر  
(۱۸) اچھے بے خبر حق سوں بد حال سوں  
گرفتار دنیا میں جنجال میں  
(۱۹) نجا نے خدا کو نجا نے رسول  
کرے عاقبت اپنی سب خاک دھول  
(۲۰) اوسے ہے خبر جس کوں معرم کیا  
دنیا کی محبت سوں بے غم کیا  
(۲۱) یودو گھر (ن) شیراں (ن) کوں سرکھائے ہیں  
اتک اس کے پھاندے میں پچتائے ہیں  
(۲۲) غنیمت سمجھہ عمر کیا شور ہے  
انکھیاں کھول کر دیکھہ انگے گور ہے  
(۲۳) یودھن سال آخر کوں رہ جائیگا  
جو کچھ یہاں کیا ہے سواں پائیگا

در نعت معہد مصطفیٰ علیہ السلام

(۲۴) معہد نبی پر درود اور (ن) سلام

(ن) جتے اہل اصحاب سب پر مدام

(۲۵) شفیع ہے خلائق کے کردار کا

مقرب خدا کے سو دربار کا

+ (۲۶) اول ہیں ابا بکر روشن ہلال

صدق اور بزرگی میں ہیں بے مثال

+ (۲۷) دوچے ہیں عمر یار صاحب وقار

کہ دائم نبی سوں رہے یار غار

+ (۲۸) تیجے یار عثمان اہل جنات

جنو کیا جمع سارا قرآن

+ (۲۹) کہ چوتھے علی شاہ دلدل سوار

جنو نے کی کھر میں رہی ذوالفقار

- (۳۰) سبھی چار یاراں میں اہل قدر

حشر کے ہیں مسند کے صاحب صدر

(۳۱) زہے پنجتن ہیں خدا کے ولی

ہراں سو ہوا دین روشن جلی

(۳۲) کہا یوں حکایت غنیمت بیاں (ن)

سنو جان دل سے تمہیں بے گہاں

(۲۴)

و

ن  
ب

جتے آل اصحاب پر نعت مدام

(۳۲)

ن  
ب

( سنو اس حکایت کا کہا ہے بیاں )

- (۳۳) عزیزاں ! یو قصہ ہے طوفان کا  
اس عالم علی صاحب شان کا
- (۳۴) قضا نے سو ہر حال آخر زماں  
کہے ہیں نبی سوچ ہستا عیاں
- (۳۵) عزیزاں یو نسب ہیچ در ہیچ ہے  
یو قصہ عجب پیچ در پیچ ہے
- (۳۶) سنو دوستاں ! ابتدا جنگ کا  
زمانے کی گردش و نہرنگ کا
- (۳۷) ہے عالم علی سید نام دار  
دکھن کے چھہ صوبوں میں صاحب مدار
- X (۳۸) نہ دشمن کسی کانہ کس سوں فساد  
و سید جواں مرد عالی نژاد
- (۳۹) رہے شہر میں صوبہ داری کرے  
تماشے کوں سواری شکاری کرے
- X (۴۰) رہے رات دن سب سے اخلاص سوں  
نہ دھوکا دھک کس کے وسواس سوں
- (۴۱) نپت خوب صورت و صاحب جہاں  
کہ دنیاں میں کوئی نہیں اوس کے مثال (ن)
- (۴۲) عجب قد و قامت بڑی بہار کا  
نہ راضی اتھا کس کے آزار کا
- (۴۳) لٹکتا چلے جب نکل فاز سوں  
امیری کے پوشاک اور ساز (ن) سوں

(۴۱)  $\frac{ن}{ب}$  کہ کافی نہیں کوئی اسکے مثال -

(۴۱)  $\frac{ن}{ب}$  ہور شان -



- (۴۳) دسے کل پیاراں میں پیارا لگے (ن)  
 چلن چال اوس کا سو نہارا لگے  
 (۴۵) جوانی میں (و) ریش آغاز تھا  
 فہنی عمر میں صاحب راز تھا  
 (۴۶) بڑا قد دسے جوں برس قیس کا  
 ولے عمر تھا بیس اکیس کا  
 (۴۷) رہے سب سوں ہل مل کے آرام سوں  
 نہیں کام کچھہ صہم اور شام سوں  
 (۴۸) یکا یک خبر آشکا را ہوا  
 گھر ے گھر یوغل اور پکارا ہوا  
 (۴۹) کہ لے کر نظام الملک فوج سات  
 چل آتا ہے سیدھا دکھن کیم بات  
 (۵۰) سوایتے میں آ کوئی خبر یوں دیا  
 کہ اور ترا نظام الملک نربدا  
 (۵۱) تہن سات ہے جنگ ہشیاری کرو  
 لڑای کی بیگی تیاری کرو  
 X (۵۲) سناہور رہا دل میں اپنے عجب  
 لڑای ہمن سات کیا ہے سبب  
 (۵۳) ہوی بات سید پہ تحقیق جب  
 بلا بھیج ارکان دولت کوں سب

(۴۴)  $\frac{ن}{ب}$  شکل جس کی نہا روں میں نہارا لگے

چلن چال سکلہاں بہی نہارا لگے

- (۵۴) دعایاں اسم سب پڑھانے لگے (ن)  
 کہ نذراں بزرگاں چڑھانے لگے  
 (۵۵) پکانے لگے ہر جنس کے طعام  
 کھلانے لگے دم بدم صبحم شام  
 (۵۶) ہتی ہور گھوڑے تصدق دیے (ن)  
 جو کچھ لازم تھا یوسب کچھ کئے  
 (۵۷) تصدق دعا یاں اتارن لگے  
 روپے اشرفیاں اتارن لگے (ن)  
 (۵۸) جہاں (لگ) قطب غوث اور پیر تھے  
 جہاں لگولی خاص گنبد پیر (ن) تھے  
 (۵۹) جہاں لگ جو کوئی صاحب ہوش تھے  
 زمانے کی گردش (ن) کے سرپوش تھے

(۵۴)  $\frac{ن}{ب}$  نذر چاہجا جب چڑھانے لگے

(۵۶)  $\frac{ن}{ب}$  ہتی اونٹ تھے گھوڑے تصدق کئے

(۵۷)  $\frac{ن}{ج}$  جو کچھ جگ سیر کرنا سوان سب کئے  
 روپے خوان بھر بھر کے وارن لگے

(۵۸)  $\frac{ن}{ج}$  خایر

(۵۹)  $\frac{ن}{ب ج}$  آفت

ب (۶۰) جہاں لگ مقرب تھے درگاہ کے  
 جہاں لگ ولی خاص اس راہ کے (ن)  
 (۶۱) مہد مانگ سب (ن) سوں کیتا سوال  
 جہاں لگ قلندر تھے اہل کہاں  
 (۶۲) میں فرزند علی کا ہوں آل رسول  
 کرو عرض میری تم ایتی قبول (ن)  
 (۶۳) پڑی ہے مجھے آ کے مشکل معال  
 تہیں مل کے سب لیو مجھوں سنبھال  
 (۶۴) رکھو لاج مردوں کے میدان میں  
 اچھے جان جب لگ میری جان مہں (ن)  
 (۶۵) خدا ہاج نا کوئی مجھے یار ہے  
 اسی کے کرم کا مجھے آدھار ہے  
 (۶۶) بلا پھر نجومی ٹھلایا نجوم  
 کہو غلغہ کیا ہے کیا دھام دھوم (ن)

(۶۰) ————— ج  
 جہاں تک جو تھے خاص اس راہ کے

(۶۱) ————— ب ج  
 سکلیاں

(۶۲) ————— ب ج  
 کرو عرض میرا تم اتنا قبول

(۶۴) ————— ب ج  
 اچھے جہو .... الخ  
 اچھے جان جب تئیں الخ

(۶۶) ————— ب ج  
 کہو کیا ہے یہ غلغہ کیا ہجوم

- (۶۷) کہو دن یو کیا ہے ستارہ ہے کون (ن)  
 فتم کس کی ہے اور آوارہ ہے کون  
 X (۶۸) وو آیا ہے کیوں کس طرف چال ہے  
 کہو عاقبت کون سو کیا حال ہے  
 X (۶۹) ہے غالب ہندا پر یا مغلوب ہے  
 سنا دو شتابی جو کچھ خوب ہے  
 (۷۰) اچھے گا رمل میں سو سب بول دیو  
 بھلا اور برا ایک بیک کہول دیو  
 X ب (۷۱) نوازونگا تم کون کرونگا نہال  
 اڑھاؤنگا آہنا درشالے و شال  
 (۷۲) کہے تب نجومیاں نے سب خیر ہے (ن)  
 ستاروں کی گردش کا تک پہنچ رہے  
 (۷۳) یقین ہے ہمیں کون فتم پاؤگے  
 فتح پاکے بیگی سوں پھر آؤگے (ن)  
 (۷۴) پوچھا بات بعضے فقہراں بلا  
 تمہاری اس بات میں کیا صلا (ن)

(۶۷)  $\frac{ن}{ج}$  کہو دن ہے کیسے ستارہ ہے کون

(۷۲)  $\frac{ن}{ج}$  کہے سب نجومیاں نپت خیر ہے

(۷۳)  $\frac{ن}{ب}$  فتم پاکے بیگی سوں کھر آؤگے

(۷۴)  $\frac{ن}{ب}$  سلا

- (۷۵) کہے سب فقیروں سن اے نواب (ن)
- شہر چھوڑ جا فانہیں ہے ثواب
- (۷۶) فہومی کہے ہیں خوش آمد کی بات
- کہاں علم کامل ہے ان بیچ (ن) ہات
- (۷۷) نہ سراو کوئی صاحب فوج ہے
- سپاہی نہ کرئی صاحب اوج ہے (ن)
- (۷۸) فوج لشکر نوا ہے (ن) سپاہ
- دغا ہے دغا ہے دغا خواہ مخواہ
- (۷۹) اٹھے ہول یاراں سبھی اور شاہ
- یو کیا باب ہے تمنا بوجھو صلاح
- X (۸۰) اچھیں خیر خواہی میں مستقیم
- اوسے بس کفایت کریگا غنیم

(۷۵)  $\frac{ن}{ب}$  کہیں تب فقیروں نے سن اے نواب

شہر چھوڑ جانے میں نہیں کچھ صواب

(۷۶)  $\frac{ن}{ب}$  کہو ان کے

(۷۷)  $\frac{ن}{ج}$  شتابی کے کرنے میں کیا بوجھ ہے

(۷۸)  $\frac{ن}{ب ج}$  کل

- ( ۸۱ ) سپاہی نجانوں ( ن ) کہ کل باگ ہیں  
 صف جفک سیں ایک سوں (ن) ایک آگ ہیں  
 ( ۸۲ ) سکت کیا جو کوئی روبرو ہو سکے (ن)  
 زمین چھاندے کوئی نہ ہرگز تلے  
 ( ۸۳ ) شجاعت سیں (ن) یک زدر (ن) بازو کریں  
 پہاڑاں اچھپیں تو ( ن ) ترازو کریں  
 ( ۸۴ ) کہ یو فوج ہے آج دشمن شکن  
 اگر ہوے جمع ہند سارا دکھن ( ن )  
 ( ۸۵ ) کریں تل اوپر مار تلوار سوں  
 سگل فوج لشکر کے سردار کوں ( ن )
- 

- (۸۱)  $\frac{ن}{ب}$  نہ ہو جو  
 $\frac{ن}{ب}$  سے ،  $\frac{ن}{ب}$  تیں  
 (۸۲)  $\frac{ن}{ب}$  سکت کیا جو کوئی روبرو ہو کھڑا  
 $\frac{ن}{ب}$  کھڑا ہو تو چھڑیوں سیں دینکا اڑا  
 (۸۳)  $\frac{ن}{ب}$  سوں ،  $\frac{ن}{ب}$  تیں  
 $\frac{ن}{ب}$  گر  
 (۸۴)  $\frac{ن}{ب}$  اگر ہو جمع ہند ، اگر سپہہ دکھن  
 $\frac{ن}{ب}$   
 (۸۵)  $\frac{ن}{ب}$  سگل فوج اور ان کے سردار کوں  
 $\frac{ن}{ب}$

- X (۸۶) لڑیکا و وہی سرہ میدان میں  
 شجاعت ہے جس سرہ کی شان میں  
 X (۸۷) قدیموں کی اپنے کروہ لبری  
 یو ہے بات بھاری نہیں سرسری  
 (۸۸) قدیموں کا اس واسطے مان ہے  
 سمجھیا ہے وو جس میں کچھ گیان ہے  
 (۸۹) رہے ہوئے تم شاہ اندیشہ ناک (ن)  
 تمہارا ہے حافظ وواب ذات پاک  
 (۹۰) یوں تر (ن) دل میں مت لاؤ (ن) اس بات کا  
 بھروسہ نہیں کوں ہے اس سات کا (ن)  
 (۹۱) فتم ہے فتم پر فتم کار ہے (ن)  
 عزیزاں تمہارا خدا یار ہے (ن)  
 (۹۲) کہے سن کے نواب نے ایتنی (ن) بات  
 کہ مرنا و جیونا ہے سب رب کے ہات

(۸۹) ن رہے شاہ تب ہو کے الخ

ج تمہارا ہے حافظ وہی ذات پاک

(۹۰) ن ا برا ن ۲ لینا

ن بھروسہ نہیں ہم کوں اس سات کا

ن فتم ہو فتم ہیں برا مار ہے

(۹۱) ن فتم ہی فتم ہے میری یار ہے

ن اتنی (۹۲)

ب ج

- (۹۳) جو یاری دے ہذا نکل جائے گا (ن)  
 جئے لگ رو دنیاں میں پھٹائے گا  
 (۹۴) مجھے عار ہے عار انکار ہے  
 کہ تحقیق مرنا سزا وار (ن) ہے  
 (۹۵) کروں گا جو کچھ مجھے سوں ہو آوے گا  
 یہی نام مردوں کا رہ جائے گا (ن)  
 (۹۶) نکاح داشتہ کی خوب کرنی کئے (ن)  
 نکلنے کی بیگی اوتاواں کئے  
 X (۹۷) کسب چھوڑ بھوتوں نے کھوڑے لئے  
 سپر بانک بھوتوں نے توڑے لئے  
 X (۹۸) یونہی دیکھنے کے لڑن ہار نہیں  
 یوہے مارکا \* سخت بیوہار نہیں  
 (۹۹) کرو گے جو کچھ سو سمجھ کر کرو  
 ہماری نصیحت یو دل میں دھرو

(۹۳) ن — جو بازی دی ہونا کون مل جائے گا

ج جئے تک وہ دنیا سوں ہیج آے گا

(۹۴) ن — ج سو یک بار

(۹۵) ن — یہی نام دنیاں میں رہ جائے گا

ب ن اندیشہ سوں کل دل کو خالی کیا  
 (۹۶) ب — کہ چلنے کی بیگی شتا ہی کیا



- (۱۰۰) اٹھے بیگ بیگی سوں کھر مہیں گئے  
 ادب سوں کھڑے پاس ماں کوں کہے  
 (۱۰۱) کہ تم ماں میں فرزند بڑے ماں کا (ن)  
 بڑے پیار (کا) ہور بڑے (ما) ن کا  
 (۱۰۲) سہو تم کہ دلی بہت دور ہے  
 ہمارا اسم جگ میں مشہور ہے  
 (۱۰۳) نظام الملک کی خبر ہے گرم  
 نہیں اب تو رھتی نہ دستی شرم  
 (۱۰۴) حکم ہووے تو بہار تیرا کروں  
 برہان پور لگ ایک پھیرا کروں  
 (۱۰۵) میں پوتا ہوں اس شیر مردان کا  
 ہوں فرزند نور الدین علی خان کا  
 (۱۰۶) مجھے بیتھنا شہر (ن) میں فنگ ہے  
 اگر آج رستم متی جنگ ہے  
 (۱۰۷) یوسن کے کہیں گے سو قطب الملک (ن)  
 دکن میں گیا تھا نظام الملک  
 (۱۰۸) یوسن کے تعجب کریں گے نواب  
 کہ فرزند عالم علی کامیاب

(۱۰۱)  $\frac{ن}{ب}$  تم ماں میں فرزند ہوں لاڑ کا

بڑے ماں کا ہور بڑے پیار کا

(۱۰۶)  $\frac{ن}{ب}$  رھنا بڑا  $\frac{ن}{ف}$  بیتھ رھنا بڑا

(۱۰۷)  $\frac{ن}{ب}$  ہنسیں گے مجھ پر آل قطب الملک

- (۱۰۹) قرا جیو کوں اور نکل نا سکا  
 شجاعت کا فاسوس کچھہ نا رکھا (ن)  
 (۱۱۰) دنیاں میں دوبارا کچھہ آنا نہیں  
 یو دنیا جنم لگ تھانا (ن) نہیں  
 (۱۱۱) اگر ھے حیاتی تو پھر آویں کے  
 فتم پائے پھر سوہ کوں دکھلائیں گے (ن)  
 (۱۱۲) اپس دل میں ھلنا بسارو (ن) نکو  
 دعا میں اچھو، نت بسارو نکو  
 (۱۱۳) پکڑھات سوئیو خداوند کوں  
 رھو عیش آرام (ن) آفند سوں  
 (۱۱۴) کہی ماں نے کیوں کر رخصا دیوں تجھے  
 دکھن میں تیرے باج نہیں کوئی (ن) سچھے
- 

(۱۰۹)  $\frac{ن}{ب}$  نا کیا

(۱۱۰)  $\frac{ن}{ج}$  تھکانا

(۱۱۱)  $\frac{ن}{ف}$  فتم ہوتی مکھہ آئے دکھلاویں گے

(۱۱۲)  $\frac{ن}{ج}$  اتارو

(۱۱۳)  $\frac{ن}{ف}$  و

(۱۱۴)  $\frac{ن}{ج}$  ھے کوں

(۱۱۵) خدا باج ہم کوں سنکاتی نہیں (ن)

مجھے مصلحت یو کچھہ بہاتی نہیں

(۱۱۶) نہانا بڑا کوئی نہیں سات ہے

تولنے کوں جانا یو (کیا) گھات ہے (ن)

X (۱۱۷) قسم ہے تجھے سیر نواب کا

ہے سوگندہ تجھے میرے ماں باپ کا

X (۱۱۸) میرے دل منے وہم و سو اس ہے

میرے پاس ... .. \*

X (۱۱۹) مجھے چھوڑ توں جا اکیلا نکو

یو جانے کا دل میں فکر نا کرو

(۱۲۰) بعد ہو بعد (۲)۔ ایں کوں راضی کئے (ان)

بہر حال چلنے کی رخصت لئے (ن ا)

X (۱۲۱) میری فنگ و ناموس اور لاج کا

کہا ہے قسم تجھے کوں معراج کا

(۱۱۵)  $\frac{ن}{ج}$  خدا باج کو تجھے کوں ساتھی نہیں

(۱۱۶)  $\frac{ن}{ج}$  توں جاتا ہے لڑنے یہ کیا بات ہے

(۱۱۸) \* نسخہ امیں یہ شعر ناتمام ہے بقیہ  
دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں—

(۱۲۰)  $\frac{ن}{ج}$  بہ جد و جہد  $\frac{ن}{ج}$  کیا — لیا

X (۱۲۲) تیرا ملک تجھ کوں مبارک اچھو

مدد تجھ کوں ..... \* مبارک اچھو

(۱۲۳) چھ سوار اس وقت سید کے پاس (ن)

سپاہی قدیم تھے و گھر کے خواص

(۱۲۴) توکل کیا اور کیا دل کوں تہیت

میں سید ہوں اب کیا دکھاؤنگا پیت

(۱۲۵) بلاے شتابی سوں دیوان کوں

کہا تم لکھو خط علی خان کوں (ن)

(۱۲۶) دکھن میں تھی مرد ہینگے مشہور (ن)

شتابی ہم پاس آنا ضرور

(۱۲۷) جاد آؤ اور مہر بافی کرو

وفاقت سوں دل جانفشانی کرو

(۱۲۲) \* نسخہ ۱ میں یہ شعر نا تمام ہے بقیہ

دونوں نسخوں میں بھی سوحد نہیں -

(۱۲۳) چھ سوار اس وقت سید کے پاس

سپاہی و چیلہ و کل عام و خاص

(پہلے مصرع میں کچھ غلطی ہو گئی ہے)

(۱۲۵) کیا اب لکھو خط امین خان کوں

دکھن میں تھیں مرد ہو کے مشہور

(۱۲۶) شتابی ہمیں پاس آنا ضرور

- (۱۲۸) کہ یو وقت ہے وقت اب کام کا  
تمہاری شجاعت کے فنگ نام کا (ن)  
(۱۲۹) جو کچھ تم کہو گے یہ سب ہے قبول  
ہے شاہد ہمارا خدا کا (ن) رسول  
(۱۳۰) چلا لے لگے جا بجا تھار تھار  
روانہ کئے قاصداں ایک بار  
(۱۳۱) فنگ داشت (ن) کا خوب گرمی کئے  
جنے جو مل گیا۔ وٹچ اس کوں دیے  
(۱۳۲) اتھا بارواں (ن) ماہ رجب کا چاند  
چلایا گھر سے شمشیر بکتر کوں بانہ  
X (۱۳۳) زرہ بکتر اں پاک کر لے لگے  
جہاں کے تھای خوب مر لے لگے  
X (۱۳۴) کھانا و ترکش مانگا بے شمار  
لگے ہاتھ فوج میں ایک بار  
X (۱۳۵) شہر میں دہلندرا پھرایا تھام  
جہاں لگ سپاہی اچھے نیک نام
- 

(۱۲۸)  $\frac{ن}{ب}$  تمہاری شجاعت و فنگ نام کا

(۱۲۹)  $\frac{و}{ب}$

(۱۳۱)  $\frac{ش}{ب}$  فنگ داشت

(۱۳۲)  $\frac{ش}{ب}$  اتھی بارواں

X (۱۳۶) پنجارے قصای و سبزی فروش

اتنے دیکھہ دل میں ہوا سب کو جوش

X (۱۳۷) کہ کھجڑے بھٹارے وہو بی حجام

ہوڑای بہشتی لہار کئے آسلام

X (۱۳۸) کھر باندھہ تھو پر اسوار ہو

لے فعل بند ..... ہات دھو \*

(۱۳۹) کہا جا کے تیرا دیو میدان میں

محمّدو باغ کے خوب (ن) ارچان (ن) میں

(۱۴۰) فقارے دھامے بجاتے چلے

روپے اشرفیاں (ن) لٹاتے چلے

X ب (۱۴۱) دسے یوں سردار ساراں منے (ن)

دسے چاند سارا ستاراں منے

(۱۴۲) کیا جائے تیرے میں وودو (ن) مقام

کروے ملک (ن) تدبیر ہر صہم شام

(۱۳۸) \* نسخہ امین یہ شعر نا تمام ہے

(۱۳۹)  $\frac{ن}{۱}$  نرک محمّدی باغ  $\frac{ن}{۲}$  — انچان  
ب ج

(۱۴۰)  $\frac{ج}{۳}$  ٹٹی

(۱۴۱)  $\frac{ج}{۴}$  ہوں اور سردار ساریاں منے

ج کہ جیون چاندھے کل ستاریاں منے

(۱۴۲)  $\frac{ن}{۵}$  بارہ ،  $\frac{ن}{۶}$  چار ایوی

$\frac{ب}{۷}$  فکر  
ب ج

(۱۴۳) جہاں لگ تھے نوکر سپاہی امیر (ن)  
 بلا کر کہے خاں روشن ضمیر  
 (۱۴۴) شہر چوڑ تیرا میں باہر دیا (ن)  
 توکل خدا مصطفیٰ پر کیا  
 (۱۴۵) کہ تم ہو سپاہی میں سردار ہوں  
 بھلے اور برے کامیں غم خوار ہوں (ن)  
 (۱۴۶) کہاں ہند یاراں کہاں ہے دکن  
 کہاں خویش قربت کہاں ہے وطن (ن)  
 Xب (۱۴۷) کہاں سوں کہاں اور (ن) کدھر سوں کہاں  
 کہ بارے (ن) سوں قسمت نے لائے (ن) یہاں

---

(۱۴۳) ————— ن جہاں لگ تھے سردار ' جودھان' بلی  
 ج بلا کر کہا سید عالم علی

(۱۴۴) ————— ن دیا  
 ب

(۱۴۵) ————— ن بھلا ' یا برا سب کا غم خوار ہوں  
 ج

(۱۴۶) ————— ن بارہا

ج ————— ن کہاں خویش قریب (اور) کہاں ہیں ہمیں  
 ب

(۱۴۷) ————— ن سوں

ن ۱ ————— ن لے آئی ۱ ————— ن ہا رہے  
 ج ج

(۱۴۸) عزیزاں! میں عالم علی خان ہوں  
 جوانی میں سگلیاں میں باجان ہوں  
 (۱۴۹) جوانی کا کچھہ دل میں غم نہیں مجھے  
 سرن اور جیون کا وہم نہیں مجھے  
 Xب (۱۵۰) میرے دل کو رحمت سوں شادباش ہے  
 جوانی میں جیو کا (ن) بڑی آس ہے  
 (۱۵۱) جیوں وو بھلا جو انگے لاچ ہے  
 وگر نہیں تو کیا تخت اور تاج ہے  
 (۱۵۲) جئے لگ ہو یاراں میرے سات میں (ن)  
 دھو وقت جن (دنگ) کے میرے ہات میں  
 (۱۵۳) جدھر مار کا آ پڑیگا وہاں (ن)  
 (ن) جدھر کے تدر بار کرنا وہاں  
 (۱۵۴) کرو سرد سی (ن) دل کوں مردا نگہی  
 ہے مشہور مردوں کی مردا نگہی

---

(۱۵۰) — جیونا  
 ج

(۱۵۲) — جو لگ ہیں یاراں میرے ہات میں  
 ب

اچھو وقت جنگ کے میرے سات میں

(۱۵۳) — جدھر معرکہ آ پڑیگا ندان  
 ب ن وو ہر ایک ہو کر سو کرنا وڑان  
 — ادھر ایک دل ہو کے کرنا ندان  
 ج

(۱۵۴) — مردو ہو  
 ج



۱ (۱۵۵) \* ھے یاراں (ن) کا کل جگ نے ننگ نام

میں منگتا خدا سوں یہی صہم شام

۲ (۱۵۶) جو آیا ھے وو پھر کے مر جائیگا (ن)

نہ کچھ سات لایا نہ لے جائیگا

X ب (۱۵۷) خبر سن مقاماں کی ماں مہربان

تر پنے لگے دیکھنے جھو پران (ن)

X ب ج (۱۵۸) گئی شہر کے باہر جاکر ملی (ن)

نیت آرزو سوں لگا ے لگی

۳ (۱۵۹) کہے ماں سوں میں پھر تم کوں کہاں پاؤنکا

اگر جنگ میں سوں میں پھر آؤنکا

۱ (۱۵۵) \* ھے بارے کا کل ہند میں نہک نام

ب میں منگتا ہوں نت آبرو صہم شام

\* ھے کی بجائے غالباً دھ زیادہ سوزوں ہو گا

۲ (۱۵۶) \* ھے جو آیا ھے سو پھر وہ مر جائیگا

ب ج (ن) تر پنا لگا جھو اور صہم پران

۳ (۱۵۸) \* ھے گئی شہر کے باہر ے جا ملی

ج نیت آرزو سوں لگایا گلی

۴ (۱۵۹) \* ھے اگر جگ سوں سو باز پھر آوں گا

ج

- (۱۶۰) عبث پھر کے تصدیع کیسے تمہیں  
 پھر آتے تھے 'بیگی' شتابی ہمیں  
 (۱۶۱) نکو دل کوں تم بیقراری کرو  
 شہر کی طرت اب سواری کرو  
 (۱۶۲) کہی ماں نے نہیں چین دل کوں مجھے  
 میں دیکھو نگہ پھر کرسو کس دن تجھے  
 (۱۶۳) کروں کیا مجھے صبر آتا نہیں  
 تیرے باج مجھے کچھ سو بھاتا نہیں  
 (۱۶۴) یک یک دن مجھے ہے اک اک سال کا  
 خدا کوں خبر ہے میرے حال کا  
 (۱۶۵) نصیبان میں کیا ہے نہیں کچھ خبر  
 کہ جیوناں ہوا ہے مجھے جیوں زہر  
 (۱۶۶) منگا و سر و پا و دستار یو  
 میرے روبرو جواب بھرسب کوں دیو  
 (۱۶۷) لے (ن) آئے سرو پا و ہڑے مول کی  
 زر زر کشی و صات لئی مول کی  
 (۱۶۸) بولائے لطیف خان (ن) عمر خان کوں  
 محمدی بیگ کہں او متھے خان کوں

(۱۶۷) (ن) بلا کر

(۱۶۸)  $\frac{ن}{ط}$  لطف خان

(۱۶۹) زاهد خان جہاں لگ آتھے اس پاس (ن)

پھر اے ... ..

(۱۷۰) سروپا و ہریک کون سو دینے لگے

سلام اور تسلیم لینے لگے (ن)

(۱۷۱) کہی بعد ازاں سب کون سو گندھے

کہ عالم علی معکون د لہندھے

(۱۷۲) نہک کی شرط سب بجا لاو گے

سو وہیں پھر کے سب مرتبہ پاو گے (ن)

(۱۷۳) خدا تم سبھوں کا نگہبان ہے

بڑی بست دنیا میں ایہاں ہے

(۱۷۴) کئے عہد ساریاں نے سو گند کھا

کہ مالک ہمارا دلوں کا خدا

(۱۷۵) جب لگ \* تن منے جیوھے دمہدم (ن)

اچھیں گے حضوری میں ثابت قدم

(۱۶۹) ————— جہاں لگ تھے سردار تے روشناس

ج بلا بھیج کر سب کے آنیں پاس

(۱۷۰) ————— بجالاے تسلیم ، لینے لگے

ف

(۱۷۲) ————— تو دل سا چہہ پھر ...

ج

ن \* جلگ ہونا چاہئے

(۱۷۵) ————— جب لگ جیوتن موں ہے اودم مہن دم

ج

(۱۷۶) قدم سوں قدم ہات سڑن ہات جور  
 رہیں گے کہ جب ہووے دشمن کا زور (ن)  
 (۱۷۷) ہمیں دل سوں قربان ہیں جاں نثار  
 رکھو دل کوں صاحب تمہیں برقرار  
 (۱۷۸) کہی آفریں تم نمک خوار ہو  
 وفادار بے شک و غم خوار (ن) ہو  
 (۱۷۹) کیسے ماں کوں تسلیم دینی سلام (ن)  
 کیسے کوچ بیگی سوں بس والسلام  
 (۱۸۰) چلے ہو کہ بیگی ارتر گہات کوں  
 لیکر لاو لشکر برے تہات سوں  
 (۱۸۱) گیسے اید لا باہ تیرا کیسے  
 ندی دیکھ کر پور سستی کئے  
 (۱۸۲) کہے فوج اپنی کا کیا ہے شمار  
 جو دیکھے تو موجود چالیس ہزار  
 (۱۸۳) تھے انے شتر نال گج ذل بان  
 سنے کوئی شلک تو جاوے پران

ن کریں گے جب لک ہوگی دشمن کی سوز  
 (۱۷۶) — (کریں گے کی جگہ لڑیں گے اور جب کی  
 ج جگہ جلگ ہونا چاہئے

(۱۷۸)  $\frac{ن}{ج}$  دلدار

۱۷۹۰  $\frac{ن}{ج}$  وداع ہو پران ماں کو کیسا سلام  
 (پران کی جگہ بزاں ہونا چاہئے)

(۱۸۴) تھے توپاں ایتے رھکے بے شمار (ن)

.....

(۱۸۵) نظام الملک پر ہوا جب یقین

کہ اب جنگ ثابت ہے بے کاف و شہیں

(۱۸۶) کہلا کر حو بہیجا سلام اور دعا (ن)

لڑائی میرے سات کید ہے نفا

(۱۸۷) کہے ہیں دکھن میں مجھے صوبہ دار

لڑائی کا ست دیو دل سوں بچار

(۱۸۸) چلے جاو سیدھے ہندوستان کون

چچا پاس اپنے تم آسان سوں

(۱۸۹) میں لڑکے سوں کیا تیغ بازی کروں

بھلا ہے جو کچھہ کار سازی کروں

(۱۹۰) سنا جب خبر سید عالی جناب

کہا دیو بیگی سوں اس کا جواب

(۱۹۱) نڈھو عمر ہے پن میں لڑکا نہیں

کسی بات کا دل میں دھڑکا نہیں

(۱۹۲) میں سیدھوں تم دل میں کہا لائے ہو

میرے ملک پر چلکے کیوں آئے ہو

(۱۸۴) — رھکے و توپاں تھے اتلے سنگات  
ج کہے کہا نہیں کڑئی کہنے کی بات

(۱۸۶) — کہا یا سلام اور کہا یا دعا

ج کہ لڑنا سرے ساتھ کچھہ نہیں نفا

- (۱۹۳) مجھے عار ہے عار! نگار فنگ (ن)  
 چلے آو بیگی نہ لاؤ درنگ  
 (۱۹۴) اگر لاکھ، دو لاکھ فوجاں ملیں  
 کہ (جس سے) طبق سب زمیں کے ہلیں  
 (۱۹۵) میں و دشخص ہوں جو تلوں ہار نہیں  
 شجاعت سیری کس پر اظہار نہیں  
 (۱۹۶) اگر ہے حیاتی تو غم نہیں مجھے  
 اگر موت ہے تو وہم نہیں مجھے  
 (۱۹۷) جو مارا ہے قسمت میں میرے قلم  
 نہوے زیادہ و ناں ہووے کم (ن)  
 (۱۹۸) رضا پر میں راضی ہوں جو ہے رضا (ن)  
 وہی ہو ٹیکا جو کریگا خدا  
 (۱۹۹) میں راضی رضا پر ہو باندھا کمر  
 رکھا ہوں میں القصد حق پر نظر  
 (۲۰۰) خدا کا کرم مصطفیٰ کی پناہ  
 میں رکھتا ہوں اس بات پر سب نگاہ

(۱۹۳) ————— ن  
 مجھے عار ہی عار ہے عار فنگ ج

(۱۹۷) ————— ن  
 نہو کا زیادہ نہوے کا کم ج

(۱۹۸) ————— ن  
 میں راضی رضا پر ہوں جو کچھ رضا ج  
 وہی خوب ہے جو کرے گا خدا

(۲۰۱) بہر حال لے فوج اُتر یا فدی (ن)

پکڑ دل میں دعویٰ وو دندی ہدی

(۲۰۲) ایدھرسوں یولشکر اودھرسوں وو فوج

پڑی آکوجس میں سمندر کی موج (ن)

(۲۰۳) تفاوت رہا کوس دو چار کا

حکم تب ہوا اس جو کرتار کا

(۲۰۴) حکم تب ہوا صاحب ذوالجلال (ن)

بوسنے لگیا رات دن برشکال

(۲۰۵) قہیک دن سو گزرے اسی بات کوں

دیا کوئی خبر آدھی رات کوں

(۲۰۶) صبا جنگ ہوئیگا یو ہے خیر

یہی ذکر لشکر میں ہے گھر بہ گھر

(۲۰۷) کہا جھوت ہے کر کیا اعتبار (ن)

ہمارے ہیں جاسوس ہر تھار تھار

(۲۰۱) — بہر حال اوہ فوج اتری فدی

پکڑ دل منے دند دعویٰ ہدی

(۲۰۲) — پڑے ان نرک جوں سمندر کی فوج

(۲۰۴) — نیت داب آبی لگے تب ابھال

(۲۰۷) — کہا جھوت ہے یا نہیں کیا اعتبار

ہمارے ہیں جاسوس بھی ہوشیار

- (۲۰۸) فجانے کہ جاسوس و قاصد تمام  
 ہوئے ہیں نظام الملک کے غلام  
 (۲۰۹) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی  
 بڑی نعمت تو سخت جنگال کی  
 (۲۱۰) اٹھا روز ایتوار کا نا بکار  
 گھڑی تھی وو - ریم کی آشکار (ن)  
 (۲۱۱) تھی ساعت و ساعت بہت خون فشان  
 ستارہ زحل کا اٹھا بے گہاں  
 (۲۱۲) صبح کے وقت سید نیک نام  
 اٹھا بولتا ہوا یہ خوش کلام (ن)  
 (۲۱۳) کہو کیا خبر آج ہے دوستاں  
 اُٹھا بول بیگی سے عباس خاں  
 (۲۱۴) خبر جنگ کی آج ہے تھار تھار  
 یہی غل ہے سب فوج میں آشکار  
 (۲۱۵) سو جاسوس ایسے میں آیا شتاب  
 پسینے میں دستا ہے جیوں غرق آب  
 (۲۱۶) کھڑا ہوئے بولیا کہ اے دستگیر  
 نظام الملک فوج لے کر نئیر  
 (۲۱۷) نقارا کرایا ہے اے قبلہ گاہ  
 حکم کر جو تیار ہووے سپاہ

(۲۱۰) — اشکبار

ج

(۲۱۲) — اٹھا اور لگا بولنے خوش کلام

ج



(۲۱۸) و و عالم علی سید مہرباں

شجاعت کا ظاہر ہے جس میں نشان

(۲۱۹) سنا سو ٹپھہ بکتر منگا یا شتاب

ہوا مستعد خان عالمی جناب

(۲۲۰) کہا لا او میرا جو کچھہ ساج ہے

مجھے کام دشمن ستی آج ہے

(۲۲۱) کٹاری و نیزہ و شہیر لاو

جو ترکش ہیں خاصے سو بیگی منگاو

(۲۲۲) منگا و میرا خود تو را منگا و

میرے خاص گھوڑوں کوں پاکھر لگاؤ

(۲۲۳) منگا او کہاناں میری سات کیاں

کہ ہیں رات دن دو میری ہات کیاں

(۲۲۴) منگا او سپر آہنی پھول دار

کہ رہتے ہیں وقت میرے گلے میں ہار

(۲۲۵) منگا او میرا بانک خنجر ساگا و

میری خاص پالکی کوں جھالو لگاؤ

(۲۲۶) میرے ہاتھ کوں جائے صندل لگاؤ

وقت لٹی ہوا ہے درنگ مت لگاؤ

(۲۲۷) کیا جا فصل کر اوٹھایا دو ہات

کہا یا نبی سرور کائنات

(۲۲۸) تم کوں میری آج یو لاج ہے

مدد کوئی تم ہی نہیں آج ہے

(۲۲۹) کمر باندہ بہاتا اشکوں پنہاں (ن)

لگیا پونچھنے موکوں دے دے رومال

(۲۳۰) کہا لا وحقا و و دم ذوق ہے

کہ حقے سوں ہینا ہزا شوق ہے

(۲۳۱) خبر دار اقلے میں لایا خبر

کہ بیٹھے ہو کیا سید شیر فر

(۲۳۲) نظام الملک فوج کل سات لے

تمہارے امیراں کے دل ہات لے

(۲۳۳) کیا ہیکا سب فوج بندی سہاں (ن)

فتح دیوے تمناں کوں رب ذوالجلال

(۲۳۴) اگر نہیں خبر کس کوں کچھہ عالم غیب

سبوں کا سودستا ہے دل پر فریب (ن)

(۲۳۵) سنا سوئیچہ قاصد کوں جھڑکا دیا

حقا سامنے تھا سو سر کا دیا

(۲۳۶) کہا لوگ میرے وفادار ہیں

میں چاکر سمجھتا نہیں یار ہیں

(۲۳۷) سبھی ایک جیو ہیں و سب ایک تن

شجاعت ملے ہینکے یک یک رتن

(۲۲۹) — کمر باندہ ہتیار اس کو سنبھال

۴

(۲۳۳) — کیا تم اوپر فوج بندھی سوں چال

۴

(۲۳۵) — بالکل قریب

۴

- (۲۳۸) یو دانے تسبیہ کے میں امام  
 رہیں ایک ہو کر سولہ مل مدام (ن)  
 (۲۳۹) میرے سات کیونکر جدائی کریں  
 مجھے چھوڑ کیوں روسیاہی کریں  
 (۲۴۰) لوٹایا ہوں اون پر یو سب ملک ماں  
 نظام الہک کیا کر یگا نہال  
 (۲۴۱) اوتھا بول سب کون سواری کرو  
 دنیا سہل ہے دل سوں یاری کرو  
 (۲۴۲) رفاقت کرو زندگی سہل ہے (ن)  
 شرافت میں فامردسی جہل ہے  
 (۲۴۳) خدا کے کوم کا ہوں امید وار  
 دکھ لاج میری سو پر ور دگار  
 (۲۴۴) میں سیدھوں اُن دل میں کیا لائے ہیں (ن)  
 میرے گھر پہ ناحق خلل لائے ہیں  
 (۲۴۵) خدا ہات انصاف مانو تمہیں  
 فتح ہے ہماری سو جانوں تمہیں
- 

(۲۳۸) — چیں ایک دھاگے میں ہل مل مدام

ج

ن ہلسا ست کرو زندگی ہے سہل  
 — (۲۴۲)

ج شرافت میں ستلیو اپنے خلل

ن میں سیدھوں او مجھ پہ چل آئے ہیں  
 — (۲۴۴)  
 ج مرے گھر پہ ناحق بلا لائے ہیں

(۲۴۶) یگا ایک اند کار (ن) پیدا ہوا

فظا ماں کا لشکر ہویدا ہوا

(۲۴۷) ہوی ہانک لشکر میں چاروں گدن

زمیں تھر تھری اور لرزا گن

(۲۴۸) کھڑا ترہہ کے ہونے کہاں کوں سہماں (ن)

کھا جوش میں یوں انکھیاں کر کے لال

(۲۴۹) نپت کر کر شوخی یو چل آے ہیں

مجھے کیا مگر موم کا پائے ہیں

(۲۵۰) زمیں دھس کے غرقاب ہو جائے گا

گن توت کر سر اُپر اوے گا

(۲۵۱) لڑوں یا مروں یار فوجاں چلاؤں

میں عالم علی لہو کی ندیاں بہاؤں

(۲۵۲) بھق خداوند پروردگار

جب الگ تہ میں جیوھے کروں کارزار

(۲۴۶) — ۛ ھو ندو کار

ۛ

(۲۴۸) — ۛ کھڑا ہو کے جذبہ سیما نکال

ۛ

(۲۵۱) • نسخہ (ج) میں چلاؤں اور بہاؤں کی جگہ

چلاؤں اور بہاؤں اور دوسرے مصرعے

میں میں کی جگہ تو ہے —

(۲۵۲) + تینوں نسخوں میں جب لگ ہے

لیکن میری رائے میں جاگ ہونا چاہئے •

(۲۵۳) ہراول کیا ہے غالب خان (ب) کون

دیا سا تہہ سلیم خان متھے خان کون

(۲۵۴) دلایل خان ، معتمدی بیگ سرزا علی

جہاں لگ قہ سردار جو دھاہلی

(۲۵۵) کہا تم ہراول کے سب سا تہہ جاؤ

ہراول کون اسی سات بیگی ملاؤ

(۲۵۶) امیں خان کون بولے کہ سن لیو بات

تمہیں فوج کامل لے جاو سنگات

(۲۵۷) چلو مہربانی سوں سیدھی طرف

تمہاری شجاعت میں کچھ نہیں حرت

(۲۵۸) نہیں کوئی ثانی تمہاری مثال (ن)

یہی بات تحقیق بے قیل و قال

(۲۵۹) امیں خان کہے رہ میں دستاخل (ن)

کیا دور ہمارا ہراول نکل

(۲۶۰) مرد کو ہو آئے تو کچھ کر دکھاؤ

ہو بے شک پس ہل میں کھاندا چلاؤ

(۲۶۱) تلو گئے تو سب فوج تل جائیگی

بلا مجھ اکیلے او پر آئیگی

(۲۵۳) — مفور خان — متہور خان

ف

(۲۵۸) — تمہیں مرد دکھ میں ہو بے مثال

ف

(۲۵۹) — کھڑے ہو کے رھلے مون دستا خلل

ف

(۲۶۲) وہی ہو ٹیگا جو ہے رب کی رضا

کہ میں ہوں عزیزاں میں سینے صفا (۷)

(۲۶۳) عمر خاں کون بولے رھو دست چپ

مرہٹے کی لے فوج کوں سات سب

(۲۶۴) تمہاری میری کچھہ جدا ہی نہیں

تمہیں خویش ہو کچھہ سپاہی نہیں

(۲۶۵) تمہاری میری شرم سب ایک ہے

کروٹے وہی جس میں جو نیک ہے

(۲۶۶) دنیاں میں دوبارا کچھہ آقا نہیں \*

یو دنیا جنم لگ تھکانا نہیں

(۲۶۷) اگر ہے شرم سویچ جینا بھلا

وڈر نہیں زھر کھا کے مرنا بھلا

(۲۶۸) خبردار ہو دل میں کچھہ ترنہ لاؤ

کہ جیوں شرط ہے خوب ہاتان چلاؤ

(۲۶۲)  $\frac{ن}{ب}$  میں ہوں سب عزیزاں ستیں با وفا

(۲۶۶) \* یہ شعر اس سے پہلے بھی آچکا ہے

صوت تھکانے اور تھانے کا فرق ہے

نسخہ (ب) میں یہ شعر اس مقام پر نہیں

نسخہ (ج) میں اس طرح ہے ۔

دنیا دوپہر کی یہ جوں چھاؤں ہے

جلم لگ کسی کا نہ اب تھائوں ہے

(۲۶۹) لٹے سات اپنے سُوہانے چشم (ن)

چلے خوش ہو رکھد (ن) رکھدے یک یک قدم

(۲۷۰) سو ایسے میں آکر کھا کوئی سوار

ہراول یو بھاری پڑی ہے جو پار (ن)

(۲۷۱) رہی فوج جاں کی تھاں سب تھتک

(۲۷۲) چلے ہیں جدھر کے تدھر سب بٹھک

(۲۷۳) ہزاراں سوں جو دھا آگ سنگ \* (ن)

سنا اور چلا جیوں دیوے پر پتنگ

(۲۷۴) جو ہوتا اگر رستم افراسیاب

تو ہرگز فکر تا وہ ایتا شتاب

(۲۷۵) پڑیا توت ایسا ہوا سار کڑک (ن)

کسی بات کا دل منے نہیں تھا دھڑک

(۲۷۶) اوتھا فوج لشکر کا گرد و غبار

کہ جانو قیامت ہوا آشکار

(۲۶۹) — رہا سو چشم — آہستہ

ج

ج

(۲۷۰) — ہراول پہ صاحب کے ہے روز گار

ج

(۲۷۳) — پڑا شو رجودھا بڑا پر تھتک  
ج سنا اور چلایا جیسے بجلی کڑک

(۲۷۵) — پڑیا توت اسماں سوں بجلی کڑک

ب

کسے ماجنی جو سمھالے دھڑک

- (۲۷۷) ہوا شور و غل غلغلا فوج میں  
 سیادت کے دریا رہے موج میں  
 (۲۷۸) مقابل ہوا اور کہا ہانک مار  
 وطن ہے سپاہی کا کھانڈے کی دھار  
 (۲۷۹) عجب دن عجب وقت ہے آج کا  
 بھلے سرد کی قدر معراج کا  
 (۲۸۰) کہا کل ہے سردار اس فوج کا  
 جو دیکھے تھا شا میری موج کا  
 X (۲۸۱) تمہارے بن کامچ اڑیاں ہے (ن)  
 تلومت یو سرداں کا میداں ہے  
 (۲۸۲) مجھے بان گولے سوں کوئی (ن) ست دراؤ  
 فشا ہے تو ہودے سوں ہودا بھڑاؤ  
 (۲۸۳) لگا مارنے تیر گولی چلاؤ (ن)  
 کہا فوج کوں سب کی گودی اٹھاؤ  
 (۲۸۴) چلانے لگے تیر پر تیر کوں  
 ہزار آفریں سرد کے دھیر کوں (ن)
- 

(۲۸۱)  $\frac{ن}{ج}$  ملیں ہم و تم ہم کو ارمان ہے

(۲۸۲)  $\frac{ن}{ج}$  - تم

(۲۸۳)  $\frac{ن}{ج}$  لگا مارنے تیر کو کوں پیا

دیا فوج یکبارگی سب ہلا

(۲۸۴)  $\frac{ن}{ج}$  - سرد وندھیر کوں



- ( ۲۸۵ ) گز جاے بکتر و چلتہ کوں پھوڑ  
 زرہ کی کڑیاں تھال کے پھول توڑ  
 ( ۲۸۶ ) جسے تھو ساریں قرازو کو یں ( ن )  
 سکت کیا تھی جو زور بازو کریں  
 ( ۲۸۷ ) ہوا وہ کھڑی لگ ہزارن کھنڈل ( ن )  
 چلی فوج سوں پو سے ساری نکل  
 ( ۲۸۸ ) جو ہودے کے سوں پر سے سب تل کٹے  
 پھرا پیٹھہ یکبارگی چل کٹے  
 ( ۲۸۹ ) نہیں ہے عزیزاں یو عالم علی  
 مگر آج حاضر ہوئے ہیں علی  
 ( ۲۹۰ ) الہی یو کس نور کا نور ہے  
 جواں یو شجاعت سوں مہمور ہے  
 ( ۲۹۱ ) کیا تب حکم بیگ نوبت بجاؤ  
 رکھو دل قوی اور کھوڑے چلاؤ  
 ( ۲۹۲ ) رہے دیوں کھڑے جا بجا تھار تھار ( ن )  
 نہنے اور ہڑے سب پیمانے سوار  
 ( ۲۹۳ ) چلا کوئی مشرق چلا کوئی غروب  
 چلا کوئی شمال اور چلا کوئی جنوب  
 ( ۲۹۴ ) بلانے لگے فوج کوں آو رے  
 فتم ہے فتم کوئی مت جاو رے

( ۲۸۷ ) — ہوا وہ کھڑی لگ ہزاروں کا تھل  
 ج

( ۲۹۲ ) — رہے دیوں کے تیوں ہو کھڑے تھار تھار  
 ج

- ( ۲۹۵ ) پھر ورے پھر فلک سوں دور ہے  
 نہک کھا کے بھاگے سو مزدور (ن) ہے
- ( ۲۹۶ ) یو سن کر کہا سید پاک باز  
 اتنا بس ہے ہمنا مدد کار ساز
- ۱۰- ( ۲۹۷ ) ہو ہوا گا سو کیا اس کی پھر آس ہے  
 یہ مرنے شہادت مجھے خاص ہے
- ( ۲۹۸ ) کھڑا رن میں سید اپس ذات سوں  
 گئی فوج ساری نکل ہات سوں
- ( ۲۹۹ ) مہاوت کوں بولا کہ ہاتھی چلاؤ  
 کہا تب غالب خاں کوں دھگی بلاؤ
- ( ۳۰۰ ) ہزار آفریں خان عالی قدو  
 تمہاری ہے مجھ پر سہو کی نظر
- ( ۳۰۱ ) میں اس فوج کوں از مایا نہیں  
 کپت اون کے دل کا میں پایا نہیں
- ( ۳۰۲ ) دغا دے کے مجھ کوں نکالے شتاب  
 قیامت میں کیا دیں گے حق کوں جواب
- ( ۳۰۳ ) محبت کی کچھ کس منے پاس نہیں  
 دیکھو دوستاں کو میرے پاس نہیں
- ( ۳۰۴ ) بھر حال دنیا یہ گزراں ہے  
 لگا رکھ اب موت سوں دھیان ہے

- (۳۰۵) غالب خاں نے بولے کہ سید انام (ن)  
 نکو کچھہ کرو فکر اب دل میں خام  
 (۳۰۶) جب لگ دم میر دم ہے کریں کارزار (ن)  
 رہیگا جو عالم ملے یادگار  
 (۳۰۷) مہر خان (ن) غوری نے بولیا نواب  
 ملے مل (ن) کے سب یو خانے خراب  
 (۳۰۸) کیا شیخ اکبر نے (ن) آکر عرض  
 کہ سرفاں ہمیں اب ہوا ہے فرض  
 (۳۰۹) مقرر ہوا ہے جو تقدیر سوں  
 مٹا نا سکے کوئی تدبیر سوں  
 (۳۱۰) نواب اب رہا شہر کا دیکھنا  
 لڑای نہیں اب ہوا پیکھنا
- 

(۳۰۵)  $\frac{ن}{ب}$  امام  
 بج

(۳۰۶)  $\frac{ن}{ج}$  لڑیں جان نثار  
 ج

(۳۰۷)  $\frac{ن}{ب}$  ناہر خاں غوری کوں بولے نواب  $\frac{ن}{ج}$  ناصر خاں  
 ج

$\frac{پلے پلے}{تِلے تِلے}$

(۳۰۸)  $\frac{ن}{ب}$  شیخ فیض  $\frac{ن}{ج}$  فیضو  
 ج

(۳۱۱) اسی گفتگو میں کہ تھا یو بھار

پھری فوج سید کی کل ایکبار

(۳۱۲) پڑا مار کا \* تیر اور بان کا

پڑا رن کھنڈل خوب گھمسان کا

(۳۱۳) کئے قصد ایک دل ہوا اہل غرور

کہ چڑیا ہے جیوں آکے دریا کوں پور

(۳۱۴) ہزار آفریں تجکوں عالم علی

کہوں سور ما بیر یا کوں بلی (ن)

(۳۱۵) مہاوت پڑیا فیل سیتی نکل (ن)

لگا پانوں اپنے کوں تہ ہکلنے اگل

(۳۱۶) تہورخاں (ن) کوں اتنے میں گولا لگا

لگا سویچ ہاتھی اوپر تے تھلا (ن)

(۳۱۷) گریا سور چہل ہات سوں چھوت کر

رہا دیکھہ سید لہو کھونت کر

(۳۱۲) \* معر کہ

(۳۱۴)  $\frac{ن}{ج}$  کہوں سور ما بیر جو دھا بلی

(۳۱۵)  $\frac{ن}{ج}$  بڑا چوت آسن سوں مہاوت نکل

(۳۱۶)  $\frac{ن}{ج}$  لگا پانوں ہاتھی دھکا یا اگل

(۳۱۷)  $\frac{ن}{ب}$  عنایت  $\frac{ن}{ج}$  غیاث خاں

(۳۱۷)  $\frac{ن}{ج}$  دھکا

- (۳۱۸) رہے تھے کم و بیش کل سو جواں  
 ہوئے گرد سید کے سب خوفناک  
 (۳۱۹) آپے تھا ہتی تھا و یک تھا خدا (ن)  
 ہوئے شاہ سوں سب سنگا قی جدا  
 (۳۲۰) دو ترکش لے ایسے میں خالی کیا  
 سگن تن کو زخماں سوں جالی کیا  
 (۳۲۱) لگے تیر بھر لے اسی تیر کون  
 چلا کر پھرا کر بڑی دھیر سوں  
 (۳۲۲) لگا وے جسے تیر کہہ کر کہاں (ن)  
 دو لگے جسے سو کئے لا مکان  
 (۳۲۳) یکا یک لگے موں اوپر پلچ تیر  
 ہوئے پارگالاں سوں پردے کون چیر  
 (۳۲۴) لیا کھیلچ کر ادر کیا خوب زور  
 آہستہ ستیا تیر پیکاں مزور (ن)  
 X (۳۲۵) لگے تیر پر تیر اوس شیر کون  
 چلا وے پھرا کر اسی تیر کون
- 

(۳۱۹) — ہتی تھا وہ تھا آپ یا تھا خدا

ج  
 (۳۲۲) — لگا کر چلے کون بھی کھینچے کہاں

ب  
 (۳۲۲) — لگا وے جسے تو نہ ہے کچھہ نشاں  
 ( لگا وے جسے سور بھی الا ماں )

ج  
 (۳۲۴) — رہا سو ستیا پانچہ کھادا مزور

- (۳۲۶) لگا تیر چلے کوں کپینچی کہاں  
 لگا وے جسے سب گئے وو جہاں  
 (۳۲۷) لگا تیر پھر آ بنا گوش میں  
 ستیا کار بھی اس کوں آ ہوش میں  
 (۳۲۸) نرک آکے اس فوج کا کوئی امیر  
 لگایا پیشانی پر آ سخت تیر  
 (۳۲۹) نکالے تو ہرگز نکلنا نہیں  
 کیا زور پر زور چلتا نہیں  
 (۳۳۰) ستیاچ اور بہار کار وہاں کا وہاں  
 دیا جواب اوس تیر کا در زماں  
 (۳۳۱) پڑا آکے گھوڑے سے جب کلا کے تیر  
 کہا کیا امیروں میں تھا بے نظیر (ان)  
 (۳۳۲) سو ایتے میں کوئی اور ہودے سوار  
 و آ سامنے دل کوں کر استوار  
 (۳۳۳) لگایا اوسے تیر ایسا شہاب  
 حودے ناسکا پھر کر اوس کا جواب  
 (۳۳۴) بھی ایسے میں آ کوئی نیزہ سمہال  
 غروری سے سید پو مارا نکال  
 X (۳۳۵) جو دیکھا اے تیر مارا اچھل  
 پڑا پھر کر گھوڑے اوپر سے نکل (ان)

(۳۳۱) — کہا کیا جوانمرد تھا بے نظیر

۲

(۳۳۵) — پڑا نیچے گھوڑے اوپر تیں نکل

۲

دکھا سرنہہ ہکاوے نکا ہوں پھراے  
 ہتی کو اشارت سوں آگے چلاے

(۳۵۰) سو ایسے میں ایک آئے گولی لگی  
 و ۴ گولی نہیں بلکہ گولی لگی  
 (۳۵۱) کہا کوئی نفر ہے تو پانی پلا و  
 کہا آبدار ہو تو بیگی بولا و  
 (۳۵۲) نہ پانی اتھا و ہاں ناتیا آبدار  
 لگیا و وہیں لڑنے کیتٹی پیاسا و  
 (۳۵۳) جسے ہات مارے کرے چور چور  
 جب لگ جیہ میں جیوتھا تن پر نور (ن)  
 (۳۵۴) انکبیاں پر تے لہو چلیا بے شمار  
 لگیا بونچھتے بونچھتے اپنی رومال کا و  
 (۳۵۵) بونداں لہو کے سوں پر پو نہ پاتا تمام (ن)  
 رہا دیکھنے سے و و سید اقام  
 (۳۵۶) سنو اے عزیزان روشن ضمیر  
 لگے ایک تن پر سوچھتیس (ن) تیر  
 (۳۵۷) تھے نو وار نھڑے و تلوار کے (ن)  
 وہم ناکیا کچھ اس آزار کے

(۳۵۳) —  $\frac{ن}{۴}$  جب لگ تن میں جیوتھا و تب لگ شعور

(۳۵۵) —  $\frac{ن}{۴}$  بند ہی منہ یہ جالی لہو کی تمام

رہا دیکھنے سوں و سید امام

(۳۵۶) —  $\frac{ن}{ب}$  چالیس

(۳۵۷) —  $\frac{ن}{ب}$  اتے وار نیزوں کے تلوار کے

(۳۲۶) لگا تیر چلے کوں کپینچی کہاں  
 لگا وے جسے سب گئے ور جہاں  
 (۳۲۷) لگا تیر پھر آ بنا گوش میں  
 ستیا کاز بھی اس کوں آ ہوش میں  
 (۳۲۸) نرک آکے اس فوج کا کوئی اسیر  
 لگایا پیشانی پر آ سخت تیر  
 (۳۲۹) نکالے تو ہر گز نکلتا نہیں  
 کیا زور پر زور چلتا نہیں  
 (۳۳۰) ستیاچ اور بہار کاز وہاں کا وہاں  
 دیا جواب اوس تیر کا در زماں  
 (۳۳۱) پڑا آکے گھوڑے سے جب کما کے تیر  
 کہا کیا اسیروں میں تھا بے نظیر (ان)  
 (۳۳۲) سو ایتے میں کوئی اور ہودے سوار  
 رو آ سامنے دل کوں کر استوار  
 (۳۳۳) لگایا اوسے تیر ایسا ہذاب  
 حودے ناسکا پھر کو اوس کا جواب  
 (۳۳۴) بھی ایسے میں آ کوئی فیض سمہال  
 غروری سے سید پو مارا نکال  
 (۳۳۵) X جو دیکھا اسے تیر مارا اچھل  
 پڑا پتر کر گھوڑے اوپر سے نکل (ان)

(۳۳۱) — کہا کیا جوانمرد تھا بے نظیر

۲

(۳۳۵) — پڑا نیچے گھوڑے اوپر تیں نکل

۲

دکھا سونہا ہکاوے لگا ہوں پھراے  
 ہتی کو اشارت سوں آگے چلاے



(۳۵۰) سو ایسے میں ایک آئے گولی لگی  
 و ۴ گولی نہیں بلکہ ہولی لگی  
 (۳۵۱) کہا کوئی نفر ہے تو پانی پلا و  
 کہا آبدار ہو تو بیگی بولا و  
 (۳۵۲) نہ پانی اتھا و ہاں نااتیا آبدار  
 لگیا و وہیں لڑنے کیتٹی پیاس مار  
 (۳۵۳) جسے ہات مارے کرے چور چور  
 جب لگ جیو تھاتن پر نور (ن)  
 (۳۵۴) انکھیاں پرتے لہو چلیا بے شمار  
 لگیا پونچھتے پونچھتے اپنی رومال کا  
 (۳۵۵) بونداں لہو کے سوں پر پونچھتا تمام (ن)  
 رہا دیکھنے سے و و سید اقام  
 (۳۵۶) سنواے عزیزان روشن ضمیر  
 لگے ایک تن پر سوچھتیس (ن) تیر  
 (۳۵۷) تھے نووار نہزے و تلوار کے (ن)  
 وہم ناکیا کچھ اس آزار کے

(۳۵۳) —————  
 ج ب ل گ ت ن م یں ج یو تھ ا و ۴ ت ب ل گ ش ع و ر

(۳۵۵) —————  
 ب ن د ہ ی م ن د ی ہ ج ا ل ی ل ہ و ک ی ت ہ ا م

(۳۵۶) —————  
 چ ا ل ی س

(۳۵۷) —————  
 ا تے و ا ر ن ی ز وں کے ت ل و ا ر کے

(۳۵۸) فوارے لہو کے او چھلنے لگے  
 نکل بہار ہودے سوں چلنے لگے  
 (۳۵۹) اوتھے ایک تن پر ہزاروں کے غول  
 ہوا مار کے مون جدا سر سوں خول  
 (۳۶۰) لگیا جب سینے آ کے گولانداں  
 نکل روم تن سوں گیا جیوں بوان  
 (۳۶۱) جگر ٹوٹ لہو ہو کر آیا اوہل  
 چلے حیف تن پر تے گردن پے تھل  
 (۳۶۲) مغل آچدھے ٹوٹ ہودے اوپر  
 موٹے پر لگے مار نے پھر خنجر  
 (۳۶۳) دے تال ہودے تلے خان کوں  
 کہ دل سے پرے لال بے جان کوں (ن)  
 (۳۶۴) نہ جیوتھا نہ کچھہ روح تھا کچھہ نشان  
 نہ دم تھا نہ کچھہ نور تھا جیو بجان  
 (۳۶۵) وو اقبال ناصر کے گھر کا غلام  
 ہوا چور زخماں سے لہو کے تھام  
 (۳۶۶) سو بے ہوش ہو کر پڑیا کھیت میں  
 اوتھایا سپا ہی افسوس میں  
 (۳۶۷) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی (ن)  
 بڑی سخت تر نفس جنگال کی

(۳۶۳) سو اُس کوں بھرے لعل بے جان کوں

(۳۶۷) تھی تاریخ نویں جو شوال کی  
 ہوئی شہر میں خبر اس حال کی

(۳۶۸) خبر ہوئی شہر میں سواس حال سوں  
 لٹے مار کر جنت کے اس لال کوں  
 (۳۶۹) محل میں کیا جا کے کوی یو خبر  
 کہ تل سل (ن) ہوا آج سارا شہر  
 (۳۷۰) لٹے مار عالم علی خان کوں  
 سیادت کے مسند کے سلطان کوں  
 (۳۷۱) لٹے مار لشکر آوارا ہوا  
 امامت کے گھر کا اذہارا ہوا  
 (۳۷۲) گیا (ن) جگ ستی دو مبارک بدن  
 علی کے خزانے کا خاصا رتن  
 (۳۷۳) اوٹھی ماں نے افسوس کہا آہ مار  
 کہی عمر خاں کوں کہ اب کیا بچار  
 (۳۷۴) زمیں سخت اور آسمان دور ہے  
 در ونا دیکھو جان کل چور ہے  
 (۳۷۵) لے جانے کی بیگی اوتار لی کٹے  
 لے جا کر دیکھو کیا خرابی کٹے  
 (۳۷۶) ہوا غل ہوا کل محل میں تھام  
 جو کھانا و پانی ہوا سب حرام  
 (۳۷۷) کہی ماں نے فرزند میرے نو نہال  
 ہوا دیکھنا مجھ کوں تھرا محل

(۳۶۹)  $\frac{ن}{ج}$  تل اوپر ہے

(۳۷۲)  $\frac{ن}{ج}$  چھپا

(۳۷۸) کہاں ہے و و فرزند عالم علی  
 تیرے دوکھ سوں سر پانوں لک میں جلی  
 (۳۷۹) فلک بے مہر نے کیا کیا ستم  
 گنوا یا میری دھک دھک کا پدم  
 (۳۸۰) اوجالا میرے جیو کے ایوان کا  
 ستارا میرے ملک مہمان کا  
 (۳۸۱) میرے زیب زینت کا تھا گل کلاب  
 ترا کر کیا سب چمن کون خراب  
 (۳۸۲) ہوا عیش آرام میں کیا خلل  
 عجب جیوتن سوں نجاوے نکل (ن)  
 (۳۸۳) ہزار آرزو اور ارمان سوں  
 میں پائی تھی عالم علی خان کون  
 (۳۸۴) کہاں او کہاں اوس کی خانی گئی  
 سگل خاک میں اوس کی جوانی گئی  
 (۳۸۵) کہوں کیا جو پوچھینگے سبکوں نواب  
 کہاں ہے و و فرزند مبارک نقاب  
 (۳۸۶) اپس ہات سوں کیوں گنوائی اوسے  
 نہنی عمر میں کیوں کٹائی (ن) اوسے  
 (۳۸۷) مٹانا کیٹے کیوں تم اس بات سوں  
 گنوائی بہادر میرے ہات سوں

(۳۸۲) — کیا ست لگوں تب رہے گا یہ مثل

ج

(۳۸۶) — کہا ئی

ج

- (۳۸۸) نہ کھاوے نہ پیوے روے زار زار  
میرا جیو پیت بن یوں ہے بے قرار (ن)
- (۳۸۹) پکڑ ہات کوں میں نکالی تجھے  
پھر آ کر تو مکھہ نہیں دکھایا مجھے
- (۳۹۰) کہے تھے فتم پا کے گھر آئینگے  
یو صورت نورانی کوں دکھلا ئینگے
- (۱۹۱) کہ سہراں روپے بھر کے خیرات کی  
خبر کچھ نہ تھی مجھ کوں اس بات کی
- (۳۹۲) کہیں سدا میں آوے کہیں سدا گنوائے  
نیناں سے انجھو تھال موتی بھائے
- (۳۹۳) ہوئے خود کہی تلہا ہانک مار  
اے حافظ! اے ناصر! اے پرور دگار
- (۳۹۴) پکڑ ہات سونپی تھی یارب تجھے  
سبب کیا سو پھر نا دکھایا مجھے
- (۳۹۵) تھی امید یہ دل میں دیدار کی  
میرے فوج لشکر کے سردار کی
- (۳۹۶) پھر اون کی خبراں میں خیرات کی  
خبر کچھ نہ تھی مجھ کوں اس بات کی
- (۳۹۷) ارے کوئی اس غم کی دارو بتاؤ  
مجھے اس عزا باں سوں بیگی چھڑاؤ
- (۳۹۸) ہو بے ہوش سو بار یک بار بار  
انکھیاں تے لہو روے وو زار زار

(۳۹۹) محل کے جنے لوگ زیر و زبر  
 پڑے حیف کھا کھا کے ہو بے خبر  
 (۴۰۰) تیرے باج پیارے اندھارا دیسے (ن)  
 خدا باج پیارا نہیں کوئی دیسے  
 (۴۰۱) نہ فریاد کوں کوئی نہ کوئی داد کوں  
 بھر حال جانا دولت آباد کوں (ن)  
 (۴۰۲) شہر ملک تھا جس کے فرمان میں  
 سو رو جا پڑے کوہ و ویران میں  
 (۴۰۳) ہزاراں سپاہی ہزاراں غلام  
 کریں آ کے تسلیم ہر صبح شام  
 (۴۰۴) ہزاراں سوں گھوڑے ہتھی بے شمار  
 ہزاراں چھڑی دار چیلے ہزار  
 (۴۰۵) ہزاراں امیراں رہیں نت مدام  
 چھہ صوبوں میں عزت تھا ازبس تھام  
 (۴۰۶) نہیں فکر کچھہ مجکوں سلسار کی  
 تھی امید واری سو دیدار کی  
 (۴۰۷) گھا لوت میں مال اسباب سب  
 یو قصا نہیں ہے حکایت عجب

ن کہیں کیوں محل میں اندھارا دیسے  
 (۴۰۰) ج خدا باج کوئی نہیں کہیں اب کسے

و کٹے ہر طرح دولت آباد کوں  
 (۴۰۱) ج

(۴۰۸) نہ تھا زور کس کوں نہ کس کوں سجال (ن)

سکے مار دم اور کرے کچھہ سوال

+ ج (۴۰۹) چھڑاوے لے جا پل موی افلاک پر

ستے پل منے خاک کا خاک ہر

+ ج (۴۱۰) تلا رام دیوان کا یتھہ قدیم

اتھا ساتھ اس حادثے میں خدیم

(۴۱۱) پرندے کوں طاقت نہ پنکھہ مارنے

نہ یارا تھا وہاں کس کوں بچار نے

(۴۱۲) جو بولے بچن سوے دستور تھا

کرم رات دن جن کا مشہور تھا

(۴۳۱) انگے حوض لبریز اور گل بہار

صدر مسندان جا بجا تھار تھار

(۴۱۴) سو ایسا ستم پوستم ہاے ہاے (ن)

یو دنیا بھی رستم کوں کیا تیار (؟)

(۴۱۵) کہاں وو فقارے د ماسے نشان

کہاں وو ہرابا کہاں توپ بان

(۴۱۶) کہاں وو صلابت کہاں وو حکم

کہاں فوج لشکر کہاں وو حشم

(۴۱۷) کہاں ہے وو دولت کہاں ہے وہ مال

عجب قدرتاں ہیں تھری ذو الجلال

(۴۰۸) نہ تھا کس کوں زہر نہ کس کوں سجال (ن)

ج

ن سو دشعا یہ کیا کیا ستم ہاے ہاے

(۴۱۴)

ج یہ دنیا ہے ایسے کوں کیا کوئی نہ پائے

- ۱- ج (۴۱۸) کہے مل ایس سوں اپن اہل وار  
 سیادت کا فاحق تو با یا جہاز
- ۲- ج (۴۱۹) نبوت کی انگشتی کانگیں  
 جگر گوشہ فاطمہ بالیقین
- ۳- ج (۴۲۰) پڑا گرد لوہو ملے لال ہو  
 گرا ایکلا رہ سوں بے حال ہو
- ۴- ج (۴۲۱) فلفلی عمر سوں کیوں کھپا یا اے  
 لے جا کر دیکھو دکھ دکھا یا اے
- ۵- ج (۴۲۲) نہ آرام دل کون نہ خاطر قرار  
 جگر جل دھرتا ہے جیسے انگار
- ۶- ج (۴۲۳) جٹے لگ نہ اب کس تیں یاری کریں  
 یہ غم دل سوں رکھہ بدن باری کریں
- ۷- ج (۴۲۴) دنیا ہے دغا باز فانی مقام  
 ہے دل باندھنا اس سوں بالکل حرام
- ۸- ج (۴۲۵) جسے پاؤں داری سو نایاب ہے  
 یو دنیا دیکھو سر بسر خواب ہے
- ۹- ج (۴۲۶) یو غم جگ ملے (ن) آشکارا ہوا  
 جگر توت عالم کا پارا ہوا
- ۱۰- ج (۴۲۷) ہزار آہ و افسوس ہے دوستان  
 چھپا حیف دنیا سوں و و نوجوان
- ۱۱- ج (۴۲۸) عجب سید عالی نسب خان تھا  
 فراست کے دفتر میں سلطان تھا



- (۴۲۹) کہاں تھو نڈنا اب کہو خانی کون  
 فراست کے موتی و مرجان کون (ن)  
 (۴۳۰) قلعہ میں قلعہ دار عالی قدر  
 سیادت کے رکھہ نام اوپر نظر  
 (۴۳۱) گیا قلعہ میں اور کہا آشکار  
 میں مومن مسلمان ہوں دین دار  
 (۴۳۲) تمہاری میری لاج سب ایک ہے (ن)  
 میرا بول تمنا سنی نیک ہے  
 (۴۳۳) رفاقت تمہاری ہے جیوے سنگات  
 میں جاگیر سوں منصب سے دھویا ہوں ہات  
 -ج (۴۳۴) جو کچھ ہو تمہارا کرے گا سو ہو  
 میں بیٹھا ہوں سب بات سے ہات دھو  
 (۴۳۵) رکھوں دل کون صاحب تمہیں برقرار  
 لڑونگا جو چل آئے یک لکھ سوار  
 (۴۳۶) جو کچھ ہو نہا را سو ہو ٹیکا رو  
 میں بیٹھا ہوں سب سون ہات دھو  
 (۴۳۷) ہلا سا دیا اور کھلایا سلام  
 دیا خوب رہنے کون عالی مقام
- 

(۴۲۹) — رسالت کے موتی پریشان کون  
 ج

(۴۳۲) — تمہاری میری لاج اک لاج ہے  
 ج  
 میرا قول تمنا سنی اچ ہے

(۴۳۸) مبارک تیرا تاج (ن) تجھ پر اچھو  
 یو ہمت (ن) تیری تہکوں رہبر اچھو  
 (۴۳۹) شجاعت کے زور (ن) میں توں فرد ہے  
 بہادر شجاع صاحب درد ہے  
 (۴۴۰) مرا آب میں مردوں کے توں بے نظیر  
 نبی نت اچھو تجھ اوپر دستگیر  
 (۴۴۱) جو بولدا بچن سو رکھیا برقرار  
 اچھو شاہ مرداں کا تہکوں (ن) اہار  
 (۴۴۲) وجہ میں نتیجہ برا پائیگا (ن)  
 دنیا سہل ہے نا توں رہ جائیگا

(۴۳۸)  $\frac{ن}{ج}$  فائون

$\frac{ن}{ج}$  نیت

(۴۳۹)  $\frac{ن}{ج}$  طورے

(۴۴۱)  $\frac{ن}{ج}$  نس و ن

(۴۴۲)  $\frac{ن}{ج}$  وجہ سوں نتیجہ برا پائے کا

دنیا سہل ہے نا توں رہ جائے گا

- (۴۴۳) ہوا بعد ازان غل ہلکدوستان میں  
 ہوا جنگ بڑا مغل اور خان میں (ن)  
 (۴۴۴) شہادت کئے خان نے اختیار  
 کرے مغفرت خان کوں پرور دگار  
 (۴۴۵) ہوی جب خبر جا کے فواب کوں  
 سیادت کی مسئلہ کے معراب کوں  
 (۴۴۶) کہ عالم علی سید ہا خبر  
 کیا عالم معنوی پر سفر  
 (۴۴۷) سنیا اور سنیہا غم کی جا آگ میں  
 یو عالم علی خاں کے ویتاگ (ن) میں  
 +ج (۴۴۸) کہا کھوں تاروں دکھن کی زمیں  
 یہ کیا بات ہمنہ پہ آوے کہیں  
 (۴۴۹) بحق خدا وند کون و مکان  
 نہ مغلاں کوں چھوڑوں گا میں در اماں  
 (۴۵۰) منگا توپخانہ بڑے تہاب (ن) کا  
 ہنگالا پورب اور پنجاب کا

(۴۴۳) —————  
 ج

(۴۴۷) —————  
 ج

(۴۵۰) —————  
 ج

(۴۵۱) ملکا ئے گو مک (ن) بان سب ہلکے  
 ولے جا بجا اور سر ہلکے کے (ن)  
 (۴۵۲) جزائل شتر فال ہزاراں ہزار  
 رکھے سات دھو دھو کر سب ایکبار  
 (۴۵۳) غلاماں کئے سرخ بانات کے (ن)  
 زرد اور سبز رنگ کئی ذات کے  
 (۴۵۴) ہزاراں جوان مرد شہشیر زن  
 (۴۵۵) ملے آکر بارے سے سب ہم وطن (ن)  
 (۴۵۶) لئے سات احشام چو ستھہ ہزار (ن)  
 یک یک کس شجاعت میں سب نامدار (ن)

---

(۴۵۱) — ک کہک

ب۔ دلی آگرا شہر ہور سہند کے

(۴۵۳) — ک غلاماں کئے سب کوں بانات کے

ج سرخ ' سبز اور زرد کے بھانت کے

(۴۵۵) — ک ملے آ کے بارے سوں ست دے وطن  
 ج

(۴۵۶) — ک بست ہزار ' یہ تعداد صحیم نہیں  
 ب پچاس ہزار کی تعداد تاریخوں  
 میں درج ہے

(۴۵۶) — ک آپس تھا شجاعت مہراں نامدار  
 م

(۴۵۷) بڑے خاں مٹھے خاں اوتھے بول کر (ن)

کہ یک یک کون پکڑو .....

(۴۵۸) اوتھے شے اکبر لے لوں کر پکار

کہ یک یک کون پکڑو نکادر کار زار

(۴۵۹) کہہ اے خدا یا مجھے ایکبار

نظاماں سستی اُس آزادی کی بہار

(۴۶۰) اوتھے بول اگر ہے مرے تن میں جان

کہ ایکبار سب ہم کوں کرنا اوتھان (ن)

(۴۶۱) بحق خداوند پر وند رگار (ن)

نظام الہاک سوں ملا ایکبار

(۴۶۲) اگر میں وہ اپنا پاؤں نکالتا تو (ن)

نکل جاؤں جو سامنے ہو

(۴۵۷) ————— اوتھے بول اگر ہے میری جان میں جان  
ب بڑھکر چہر کہ گنگا کرونگا رواں

(۴۶۰) ————— لگا کر لگا لگ کروں گا اُداں  
ج

(۴۶۱) ————— کہہ جذب سوں اے خداوند گار

ب ج  
نظاماں سوں مجھکو ملا ایک بار

(۴۶۲) ————— اگر مجھکو دشمن میرا پائے تو  
ب ج  
نکل جاں یوں سامنے آئے تو  
(نکل جاویں جو سامنے آئے تو)

(۴۲۳) زمیں دندا نے لگی خوت کھا  
 پڑا دھاگ ملک میں ہوا جابجا (ب)  
 (۴۲۴) امیراں و اسراو لاکھاں کوں لے (ن)  
 چلاھے دکن پر دما سے کوں سے  
 (۴۲۵) چلے ہیں دو منزل دکھن کے رہے (ن)  
 ہوا وو نیچہ تقدیر ہک دک رہے  
 (۴۲۶) دغے سے لئے مار نواب کوں  
 لئے لوٹ سامان و اسباب کوں  
 (۴۲۷) عزیزاں جو کچھ ہے سو تقدیر ہے  
 بغیر از رضا کچھ نہ تدبیر ہے  
 (۴۲۸) یو دنیا دغا باز و مکار ہے  
 ہو س اب جتانے میں ایار (عیار) ہے (ا)

(۴۲۳) ن  
 پڑا دھاگ ملکوں ملک جابجا  
 ب

(۴۲۴) د  
 امیراں سرا فوج سب ساتھ لے  
 ج

(۴۲۵) د  
 ہوا اس میں تقدیر کا آکے لکھن  
 ب چلے تھے دو منزل دکھن کے کدھن  
 د  
 ہوا اس میں تقدیر کا ایک فن  
 ج

(۴۲۸) د  
 و ہی ہو جتا جو ہوشیار ہے  
 ب ج

(۴۶۹) فہم (ن) بے خبر عقل حیران ہے  
 دیکھو دوستاں! کیا یو طوفان ہے  
 (۴۷۰) دنیا کی محبت ہے بالکل خراب  
 یو دستا ہے پانی اوپر جیوں حباب  
 (۴۷۱) اگر مال دھن لاکھ در لاکھ ہے  
 سمجھہ دیکھہ آغروطنی خاک ہے (ن)  
 (۴۷۲) یو جیوذا جنم ہے نہ دولت جنم (ن)  
 اوسے خاک سونا ہے کیا ہے وہم (ن)  
 (۴۷۳) جسے کچھہ سمجھہ بوجھہ ادراک ہے  
 دنیا کی آلائش سوں وہ پاک ہے  
 + (۴۷۴) سرے گا سرے گا رے سرے گا  
 جو کچھہ یہاں کیا ہے سو وہاں پائے گا  
 + (۴۷۵) اگر بادشاہ ہے وگر ہے فقیر  
 اجل کے دندان (ن) میں وہ دونوں اسیر

---

(۴۶۹)  $\frac{ن}{ج}$  وہم

(۴۷۱)  $\frac{ن}{پ}$  سمجھہ دیکھہ آخر کون تن خاک ہے

(۴۷۲)  $\frac{ن}{ج}$  ختم

$\frac{ن}{پ}$  ارے خاک سوتا ہے کیا ہے وہم

(۴۷۵)  $\frac{ن}{ج}$  پنجوں

- + (۴۷۶) نہ گھر کام آوے نہ گھر (ن) چار آے  
 نہ ما باپ بھائی نہ کوئی یار آے  
 + (۴۷۷) جو آیا ہے جگ میں سو سہماں ہے  
 یہ جیونا سو جیوں پھول ہو رہا ہے  
 + (۴۷۸) خبر دار اچھہ نہیں تو کھلاے گا  
 چھاتی کے دم سوں نکل جائے گا  
 + (۴۷۹) کہاں گئے کہاں گئے کہاں ہیں بتا  
 اتھا مال دھن جن کا لا انتھا  
 + (۴۸۰) اتھے شیر شرزے جنو کے غلام  
 ہوا خاک میں دیکھہ ان کا مقام  
 + (۴۸۱) کسے دل میں اپنے و ولیاتے نہ تھے  
 منم میں اپس کے و و ماتے \* نہ تھے  
 + (۴۸۲) سمجھہ بوجھہ بس گیا مل تیرا حساب  
 تیرے سار کے کئی پڑے ہیں خراب  
 - (۴۸۳) نہ دفتر میں چہرا نہ گھر کوں تھکان  
 کیا فلک کرے گا تو اب ویران  
 + (۴۸۴) نہ گھر کام آوے نہ فرزند رہے  
 نہ ما باپ آوے نہ دلہند رہے  
 + (۴۸۵) ہزار ہور سو تیس تھے سنہ ۱۱۳۲ء واپس  
 مسجد کی ہجرت کون سن کان دھر

(۴۷۶) — کھر

ج

(۴۸۱) \* ماذا بہ معنی سہا نا



- +- (۴۸۶) پرایا چاند ربیع الاول کا آیا نظر  
 ہوا آخرت کا یو حکایت خبر
- +- (۴۸۷) اتھا دن عزیزاں جہعرات کا  
 ہوا شہر وا ختم اس بات کا
- +- (۴۸۸) اگر کوئی پوچھے یہ تبکوں حساب  
 سمجھ کر اے بات کا دے جواب
- +- (۴۸۹) محمد نبی پر درود شور سلام  
 جتے ان کے اصحاب پر نہ مدام
- (۴۹۰) نہ ہے دل کون راحت نہ خاطر کون چین (ن)  
 کہا ہے یو قصہ غظنفر حسین
- X (۴۹۱) یو دنیا مدت تک چلی جائے گی  
 سفیدی پو سیاہی سو رہے جائے گی

ن قصہ یو کہا ہے غظنفر حسین  
 (۴۹۰) —  
 ب نہ راحت ہے دل کون نہیں جیو کون چین







## سائنس



### انجمن ترقی اُردو کا سہ ماہی رسالہ

جس کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو دانوں میں مقبول کیا جائے، دنیا میں سائنس کے متعلق جو نئی بحثیں یا ایجادیں اور اختراعیں ہو رہی ہیں یا جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہونگے، ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جائے۔ ان تمام مسائل کو حتیٰ الامکان صاف اور سادہ زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہے۔

یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے سائنس دانوں کے علاوہ یورپ کے فضلا نے بھی اس رسالے میں مضمون لکھنا منظور فرمایا ہے۔ اس رسالے میں متعدد ہلک بھی شائع ہوا کرتے ہیں۔ سالانہ چھٹہ آئند روپے سکہ انگریزی (نو روپے چار آنے سکہ عثمانیہ)۔ اسید ہے کہ اُردو زبان کے بھی خواہ اور علم کے شائق اس کی سوپرستی فرمائیں گے۔

المہ ————— بمبر

انجمن ترقی اُردو اور لگ آہا (دکن)

# اردو

انجمن ترقی اردو اورڈو " ۵ دکن کا سہ ماہی رسالہ جس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی اس کے تلفذی اور مستقلانہ مضامین خاص اکتھا رکھتے ہر اردو میں جو نئی کتابیں شائع ہوتی ہوں ان پر تبصرت رسالہ کی ایک خصوصیت ہے —

یہ رسالہ سہ ماہی ہے اور ہر سال جنوری ' اپریل ' جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہے رسالہ کا حجم تیرہ سو صفحے ہوتا ہے اور اکثر اس سے زیادہ —

قیمت سالانہ معقول ڈاک وغیرہ ملا کر سات روپے سکہ انگریزی [ آٹھ روپے سکہ عثمانیہ ]

مشتہر: انجمن ترقی اردو اورڈو آباد - دکن

## نرخ نامہ اجرت اشتہارات

### پوائے رسالہ اردو و رسالہ سائنس

کالم ایک بار کے لئے چار بار کے لئے دو کالم ہر ایک صفحہ ۱۰ روپے سکہ انگریزی ۲۰ روپے سکہ انگریزی ہی ایک کالم ( آٹھ صفحہ ) ۵ روپے سکہ انگریزی ۲۰ روپے سکہ انگریزی ہی نصف کالم ( چوتھائی صفحہ ) ۲ روپے ۸ آٹھ سکہ انگریزی ۱۰ روپے سکہ انگریزی ہی رسالے کے جس صفحہ پر اشتہار شائع ہو گا وہ اشتہار ہر ماہ والوں کی خدمت میں ذمہ کے لئے پہنچ دیا جائے گا - پورا رسالہ ہی چاہیں تو اس کی قیمت بحساب ایک سو پچھہ بارہ آٹھ سکہ انگریزی ہی رسالہ اس کے علوہ لی جائے گی —

المشتہر: انجمن ترقی اردو - اورڈو آباد دکن





